REGISTERED WITH THE REGISTRAR NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R. N. 61/57

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/ GDP 3.

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلّۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۳۲

ایڈیٹر: خورشید احمد انور

نائب: جاوید اقبال اختر

شمارہ ۳۷

شرح چندہ
سالانہ ۳۰ روپے
ششماہی ۱۵ روپے
بیرونی ممالک بذریعہ ہوائی ڈاک ۸۰ روپے
فی پرچہ ۷۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN 143516

۷ ذوالحجہ ۱۴۰۳ ہجری — ۱۵ تبوک ۱۳۶۲ ہش — ۱۵ ستمبر ۱۹۸۳ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۲ تبوک / ستمبر۔ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ آج کل مشرق بعید کے ممالک کے دورہ پر ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس خصوصی دورہ کو ہر لحاظ سے بابرکت کامیاب و کامران کرے۔ آمین

۱۲ ستمبر۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کی صحت کے متعلق الفضل مجریہ ۱۲/۹ میں درج ہے مورخہ ۱۲/۹ بوقت ۸ بجے صبح کی ڈاکٹری رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ کل شام بخار ہو گیا تھا لیکن آج صبح اللہ تعالیٰ کے فضل سے نارمل ہے۔ پیشاب کی تکلیف بھی کل سے زیادہ ہو گئی ہے اور کمزوری بہت ہے۔ بلڈ پریشر نارمل ہے۔ معدے میں سے ٹیوب کل شام نکال دی تھی لیکن ابھی تک پوری مقدار میں غذا استعمال کرنے میں دشواری ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کو شفائے کاملہ عطا کرے اور آپ کے (باقی صفحہ ... پر)

ساقیا آمدنِ عید مبارک بادت

(الہام حضرت مسیح موعودؑ)

ہے مئے عرفاں سے لبریز پیمانہ ترا — بادۂ حُبِّ نبیؐ سے پُر ہے پیمانہ ترا
وقت کی پابندیوں سے دور میخانہ ترا — رات دن ہر آن کھلا رہتا ہے میخانہ ترا

لَا اِلٰہ کے نغموں سے معمور میخانہ ترا
ہے ہمیشہ خرّم و مسرور مستانہ ترا

رشکِ خلدِ بریں ایوان و کاشانہ ترا — دید کے قابل ہے اندازِ غریبانہ ترا
ہر جگہ سے معمور ہے طرزِ شہنشاہانہ ترا — کھینچتا ہر دل کو طورِ دلبرانہ ترا

باعثِ ایزادیٔ ایقان افسانہ ترا
سن کے حیرت میں ہے آ جاتا ہے بیگانہ ترا

گامزن تقویٰ کی راہوں پر ہے مستانہ ترا — حاملِ شرعِ متیں ہر ایک مستانہ ترا
وسوسۂ شیطاں سے محفوظ مستانہ ترا — موردِ افضالِ ربّانی ہے مستانہ ترا

ساقیٔ کوثر کے سائے میں ہے میخانہ ترا
زیرِ نگرانیٔ حق تعالیٰ ہے میخانہ ترا

سیدِ لولاک کا دیوانہ ہے مستانہ ترا — جان اُن پر دینے کو تیار ہے دیوانہ ترا
بے خودیٔ مستی میں بھی ہشیار مستانہ ترا — ظلمتوں میں ہے منارِ نور دیوانہ ترا

رازدارِ عشق ہے ہر ایک دیوانہ ترا
بے دھڑک جل مرنے کو تیار پروانہ ترا

جام دینے کا عجب ہے طرزِ مستانہ ترا — اپنا ہی بن جاتا ہے گرچہ ہو بیگانہ ترا
راہِ حق میں جھومتا ہے ہر اک مستانہ ترا — لاکھ فرزانوں سے بڑھ کر ہے دیوانہ ترا

ہے فرازِ چرخِ گردوں پر ہی میخانہ ترا
کیا مثال اس کی صراحی جام و پیمانہ ترا

[illegible] — [illegible]

جلسہ سالانہ قادیان

۱۸، ۱۹، ۲۰ فتح ۱۳۶۲ ہش / دسمبر ۱۹۸۳ء

کی تاریخوں میں منعقد ہوگا

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ تعالیٰ ۱۸، ۱۹، ۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۲ ہش / ۱۹۸۳ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔ احباب اس عظیم روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں۔ جن احباب کے پاس ربوہ کا ویزا ہو اور وہ جلسہ سالانہ ربوہ میں شمولیت کی خواہش رکھتے ہوں وہ جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کے بعد جلسہ سالانہ ربوہ میں تشریف لے جا سکتے ہیں۔ اور قادیان و ربوہ کے روحانی اجتماعوں سے مستفید ہو سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ احباب کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ زیادہ سے زیادہ اس روحانی اجتماع میں شرکت فرما سکیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"
(الہام سیدنا حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام)
پیشکش: عبدالرحیم و عبدالرؤف، مالکان حمید ساری ہاؤس۔ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

مولوی صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
۱۵ ارتبوک ۱۳۶۲ ہش

تبلیغ کرنے والے کا اپنا کردار اخلاق کے اعلیٰ معیار کے مطابق ہونا چاہیئے

اس اصول کے بغیر تبلیغ کا کوئی پروگرام کامیابی سے ہمکنار نہیں ہو سکتا

ہماری ہر وقت یہ دعا اور کوشش ہونی چاہیئے کہ ہمارا معاملہ تکبر اور بدظنی سے بچا رہے

جماعت احمدیہ کشمیر سرینگر کی آل کشمیر احمدیہ مسلم کانفرنس کے انعقاد پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا اہم پیغام

ماہ اگست ۱۹۸۳ء میں جماعت احمدیہ کشمیر کے زیر اہتمام سرینگر میں آل کشمیر احمدیہ مسلم کانفرنس کے انعقاد کے موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو اہم پیغام ارسال فرمایا۔ وہ قارئین کی خدمت میں پیش ہے — (ادارہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جان سے پیارے بھائیو اور بہنو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

اگست کے مہینہ میں جماعت احمدیہ کشمیر سرینگر میں آل کشمیر احمدیہ مسلم کانفرنس کے انعقاد کی خبر سے مجھے بہت خوشی ہوئی۔ الحمد للہ کہ علاوہ ازیں بھی وادی کے مختلف مقامات پر تبلیغی جلسے منعقد کرنے کا اہتمام کیا جا رہا ہے۔

خدا تعالیٰ نے جماعت کے ان پروگرام کو ہر طرح کامیاب فرمائے۔ کانفرنس اور جلسے بہت بابرکت ثابت ہوں۔ ان میں شامل ہونے والے ہمارے رب کی رحمتوں اور اس کے فضلوں کے مورد بنیں۔

آپ نے خواہش کی ہے کہ میں اس موقع پر کوئی پیغام دوں۔ میں آپ سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کوئی تبلیغی پروگرام اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتا جب تک تبلیغ کرنے والے اور حق کی طرف بلانے والے کا اپنا کردار اخلاق کے اعلیٰ معیار کے مطابق نہ ہو۔

پس جب آپ حق کی تبلیغ کا بیڑا اٹھا رہے ہیں تو آپ کے لئے ضروری ہے کہ اپنے نفوس میں ایک پاک تبدیلی پیدا کریں۔ بُرے اخلاق اور بُری باتوں کو چھوڑ کر اخلاق فاضلہ اور اچھی عادات اپنے اندر پیدا کریں۔ یاد رکھیں میں یہاں بیٹھا براہ راست آپ کی نگرانی نہیں کر سکتا لیکن ہمارا خدا ہر آن آپ کے اعمال پر نظر رکھ رہا ہے اور دلوں کے بھید سے بھی واقف ہے۔

دو باتیں جن کی طرف آج میں خصوصی توجہ دلانا چاہتا ہوں ان میں سے ایک تکبر ہے اور دوسرے بدظنی۔ دونوں بُرائیاں ایسی ہیں کہ جن کے متعلق ہمارے آقا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تحریروں اور تقریروں میں بار بار متنبہ کیا ہے۔ چنانچہ تکبر کا ذکر کرتے ہوئے حضور فرماتے ہیں:-

"میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ تکبر سے بچو کیونکہ تکبر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے مگر تم شاید نہیں سمجھو گے کہ تکبر کیا چیز ہے پس مجھ سے سمجھو کہ میں خدا کی روح سے بولتا ہوں

ہر ایک شخص جو اپنے بھائی کو اس لئے حقیر جانتا ہے کہ وہ اس سے زیادہ عالم یا زیادہ عقلمند یا زیادہ ہنرمند ہے وہ متکبر ہے کیونکہ وہ خدا کو سرچشمہ عقل اور علم کا نہیں سمجھتا اور اپنے تئیں کچھ چیز قرار دیتا ہے۔ کیا خدا قادر نہیں کہ اس کو دیوانہ کر دے اور اس کے بھائی کو جس کو وہ چھوٹا سمجھتا ہے اس سے بہتر عقل اور علم اور ہنر دے دے۔ ایسا ہی وہ شخص جو اپنے کسی مال یا جاہ و حشمت کا تصور کرکے اپنے بھائی کو حقیر سمجھتا ہے وہ بھی متکبر ہے کیونکہ وہ اس بات کو بھول گیا ہے کہ یہ جاہ و حشمت خدا نے ہی اس کو دی تھی اور وہ اندھا ہے اور وہ نہیں جانتا کہ وہ خدا قادر ہے کہ اس پر ایک ایسی گردش نازل کرے کہ وہ ایک دم میں اسفل السافلین میں جا پڑے اور اس کے اس بھائی کو جس کو وہ حقیر سمجھتا ہے اس سے بہتر مال و دولت عطا کر دے۔ ایسا ہی وہ شخص جو اپنی صحت بدنی پر غرور کرتا ہے یا اپنے حسن و جمال اور قوت اور طاقت پر نازاں ہے اور اپنے بھائی کا ٹھٹھے اور استہزاء سے حقارت آمیز نام رکھتا ہے اور اس کے بدنی عیوب لوگوں کو سناتا ہے وہ بھی متکبر ہے اور وہ اس خدا سے بےخبر ہے کہ ایک دم میں اس پر ایسے بدنی عیوب نازل کرے کہ اس بھائی سے اس کو بدتر کر دے اور وہ جس کی تحقیر کی گئی ہے ایک مدت دراز تک اس کے قویٰ میں برکت دے کہ وہ کم نہ ہوں اور نہ باطل ہوں کیونکہ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے ...... سو تم اے عزیزو ان باتوں کو یاد رکھو ایسا نہ ہو کہ تم کسی پہلو سے خدا تعالیٰ کی نظر میں متکبر ٹھہر جاؤ اور تم کو خبر نہ ہو۔ ایک شخص جو اپنے بھائی کے ایک لفظ کی تکبر کے ساتھ تصحیح کرتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔ ایک شخص جو اپنے بھائی کی بات کو تواضع سے سننا نہیں چاہتا اور منہ پھیر لیتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔ ایک غریب بھائی جو اس کے پاس بیٹھا ہے اور وہ کراہت کرتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے ...... اور وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی باتوں کو غور سے نہیں سنتا اور اس کی تحریروں کو غور سے نہیں پڑھتا اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے۔ سو کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبر کا تم میں نہ ہو تاکہ ہلاک نہ ہو جاؤ اور تاتم اپنے اہل و عیال سمیت نجات پاؤ۔ خدا کی طرف جھکو اور جس قدر دنیا میں کسی سے محبت ممکن ہے تم اس سے کرو اور جس قدر دنیا میں کسی سے انسان ڈر سکتا ہے تم اپنے خدا سے ڈرو۔ پاک دل ہو جاؤ اور پاک ارادہ اور غریب اور مسکین اور بےشر تاتم پر رحم ہو"

(نزول المسیح صفحہ ۲۴-۲۲۵)

(باقی صفحہ نمبر ۱۲ پر)

عید مبارک

رب کعبہ جلوہ فرمانے کو ہے

عید شعبان کہتے ہیں آنے کو ہے
اک نوید جانفزا لانے کو ہے

مومنوں کو پھر سبق ایثار کا
اور شہر یاری کا سکھلانے کو ہے

کس طرح عشاق ہوتے ہیں فدا
یہ حقیقت خوب سمجھانے کو ہے

یاد پھر حرمین کی آ کر مجھے
اے دل مہجور تڑپانے کو ہے

نور کا جب جلوہ دکھلا کر دوبارہ
امتحاں تجھ کو تیرا سامنے کو ہے

رو کنے والے تجھے روکا کریں
یہ کرشمہ دیکھو اتر جانے کو ہے

تیری چاہت ہی اگر اخلاص ہے
کعبہ تیرے دل میں خود آنے کو ہے

کون ہیں حرم کعبہ سے محترم اہل
آپ ہی یہ راز کھل جانے کو ہے

صبر و استقلال سے کر انتظار
زخم کاری تیرا بھر جانے کو ہے

امن عالم کی گھڑی نزدیک ہے
ابر ظلمت جلد چھٹ جانے کو ہے

تیری آہیں چھو رہی ہیں عرش کو
رب کعبہ جلوہ فرمانے کو ہے

[illegible]

خطبہ جمعہ

ایک گہرے غم میں لپٹی ہوئی خوشی کی خبر امریکہ میں پہلی مرتبہ ایک احمدی نوجوان کو شہادت کا رتبہ ملا ہے

ہمارے نہایت ہی مخلص اور فدائی نوجوان ڈاکٹر مظفر احمد کو ڈیٹرائٹ میں ایک بلیک امریکن نے ان کے گھر میں گولی مار کر شہید کر دیا

ایک گہری سازش کے نتیجہ میں اسی رات ڈیٹرائٹ کے احمدیہ مشن کو بم سے اڑا دیا گیا۔ اس موقعہ پر ایک حیرت انگیز تائیدی معجزہ کا ظہور

یہ غم ان گنت خوشیوں کا پیش خیمہ بننے والا ہے پس خوشی اور مسرت اور عزم و یقین کے ساتھ آگے بڑھو اور بڑھتے چلے جاؤ

ہم وہ قربانیاں ہیں جن کی حسرت میں ناکامی کا خوف نہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر کا اٹل فیصلہ ہے کہ احمدیت دنیا میں آگے ہی آگے بڑھتی چلی جائے گی

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ ۱۲ ظہور ۱۳۶۲ ہش مطابق ۱۲ اگست ۱۹۸۳ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور نے یہ آیات تلاوت فرمائیں:-

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ۭ بَلْ اَحْيَاۗءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ۝ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ۭ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۝ اُولٰۗىِٕكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۣ وَاُولٰۗىِٕكَ ھُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ۝

(البقرہ آیات ۱۵۴ تا ۱۵۸)

اور پھر فرمایا:-

آج میں جماعت کو ایک گہرے

غم میں لپٹی ہوئی خوشی کی خبر

سنانا چاہتا ہوں بعض سننے والے یہ تعجب کریں گے کہ کیا ایسی بھی کوئی خوشی کی خبر ہو سکتی ہے جو گہرے غم میں لپیٹ کر پیش کی جائے تو ان کو میں بتاتا ہوں کہ ہاں ایک خبر ایسی بھی ہے جو بڑی خوشی کی خبر ہے لیکن ہمیشہ غم میں لپیٹ کر پیش کی جاتی ہے اور وہ شہادت کی خبر ہے۔ شہادت میں یہ عجیب بات نظر آتی ہے کہ وہ بڑی عظیم بشارت اور خوشی کی خبر ہونے کے باوجود ایک گہرا غم بھی پیدا کر دیتی ہے۔

جس شہادت کا میں ذکر کرنے لگا ہوں وہ ایک تاریخی نوعیت کی شہادت ہے اس لئے کہ پہلی دفعہ اللہ تعالیٰ نے ایک مخلص احمدی نوجوان کو پہلی مرتبہ شہادت کا رتبہ عطا فرمایا ہے اور امریکہ کی سرزمین میں یہ پہلا شہادت کا خون ہے جو گرا ہے وہ امریکہ کے لحاظ سے تاریخ احمدیت کا پہلا واقعہ ہے۔ اور یہ شہادت ایک عظیم نوعیت کی شہادت ہے۔ ہمارے ایک نہایت ہی مخلص اور فدائی نوجوان ڈاکٹر مظفر احمد جو ڈیٹرائٹ میں رہتے تھے اور اپنے اخلاص اور دینی کاموں میں پیش پیش رہنے کے نتیجہ میں انہیں خاص طور پر علاقہ کا سیکرٹری مقرر کیا گیا تھا اور پھر وہ جماعت ہائے امریکہ کے نیشنل سیکرٹری بھی رہے اور شہادت کے وقت اسی عہدہ پر فائز تھے۔ ان کو تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے تھے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا تھا کہ اللہ تعالیٰ انہیں اسلام کی تبلیغ کا موقع عطا فرمائے اور وہ اس سے استفادہ نہ کریں۔ چنانچہ آج سے تین روز قبل بلیک امریکنز میں سے ایک بدقسمت شخص ان کے گھر آیا اور تبلیغ کے سلسلہ میں ان سے کچھ دیر گفتگو کی۔ اس سے قبل بھی وہ اسی وسیلہ سے آ چکا تھا اور ان کی مہمان نوازی سے بھی فیض یاب ہو چکا تھا۔ چنانچہ انہوں نے یہ سمجھ کر کہ یہ واقعۃً اپنی دلچسپی میں مخلص ہے اُن کو پھر گفتگو کا موقع دیا۔ جب وہ اسے گھر کے باہر تک چھوڑنے کے لئے جا رہے تھے اور چھوڑ کر پلٹے ہی تو اس نے فائر کر کے ان کو وہیں شہید کر دیا۔ اسی رات

دو اور واقعات

ہوئے جس سے یہ پتہ چلتا تھا کہ یہ واقعات ایک بڑی گہری سازش کے نتیجہ میں رونما ہوئے۔ پہلا واقعہ تو یہ ہے کہ ہمارے دوست لئیق بٹ صاحب جو پہلے وہاں کی مقامی جماعت کے صدر تھے، اب بھی شاید ہوں، ان کے گھر پر حملہ کیا گیا لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ محفوظ رہے اور پھر اسی رات جماعت احمدیہ کے مشن ہاؤس کو بم سے اڑا دیا گیا۔ اس مشن ہاؤس کے متعلق جس وقت پہلی خبر مجھے پہنچی اس میں تشویش کا ایک پہلو یہ بھی تھا کہ وہاں سے کوئی لاشیں وہاں سے دستیاب ہوئیں۔ فوری طور پر تحقیق کی گئی تو جلد ہی یہ تسلی ہو گئی کہ کسی احمدی کی لاش نہیں اور امریکہ کی جماعت میں کسی احمدی کے لاپتہ ہونے کا علم نہیں ہو سکا لیکن بعد میں جب پولیس نے تحقیق کی تو اس واقعہ میں ایک عظیم الشان نشان نظر آیا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے

ایک حیرت انگیز تائیدی معجزہ

ظاہر ہوا۔ پتہ یہ چلا کہ وہ قاتل جو مظفر احمد کو شہید کر کے واپس اسی مشن میں آیا تھا اور پہلے وہ دونوں بٹ صاحب کے مکان پر حملہ آور ہوئے اور پھر وہاں سے دونوں مسجد کو بم سے اڑانے کی نیت سے مسجد تک پہنچے لیکن انہی بموں سے وہ دونوں خود ہی ہلاک ہو گئے۔

امریکہ میں یہ واقعہ ایک بہت ہی بڑی حیثیت رکھتا ہے کیونکہ جن لوگوں کو امریکہ کے حالات کا علم ہے وہ جانتے ہیں کہ وہاں اگر اس قسم کا قاتل ہاتھ سے نکل جائے تو اس کا کچھ بھی پتہ نہیں لگتا بعض تنظیمیں ذمہ داری قبول کر لیتی ہیں اور پھر بات اسی طرح آئندہ کے لئے ادھوری رہ جاتی ہے۔ اور خصوصاً ایک کمزور اور نہتی اور معصوم جماعت جس کا امریکہ میں کوئی بڑا رسوخ نہ ہو اس کی خاطر تو کوئی بھی جدوجہد نہیں کر سکتا۔

پولیس کی تحقیق کے مطابق بلیک مسلم آرگنائزیشن اس جرم کی ذمہ دار ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کو اسلام کے نام پر بعض غیر ممالک ایسی غلط اور مکروہ تعلیمات دیتے ہیں اور ان کے دل میں گویا یہ یقین پیدا کر دیتے ہیں کہ غیر مسلم کا قتل ہی تمہیں غازی اور شہید بنا دے گا اور بغیر کسی وجہ کے غیر مسلم کا قتل تمہارے لئے جنت کی ضمانت ہے۔ یہ لوگ اس سے پہلے بھی کئی قتل کر کے بھاگ گئے۔ جرم کر چکے ہیں اور بڑے عرصہ تک تلاش کے باوجود اور کروڑوں روپیہ خرچ کرنے کے باوجود یہ پکڑے نہیں جا سکے۔ چنانچہ

دو تین سال پہلے کی بات

ہے سان فرانسسکو میں اسی قسم کے بھیانک قتلوں کی واردات کا ایک سلسلہ شروع ہوا۔ عموماً نوجوان جوڑوں کو اچانک ظالمانہ طور پر قتل کر کے پھینک دیا جاتا تھا اور ان کے اس

طریقہ قتل کے پیچھے کوئی ایسا شریک نظر نہیں آتا تھا جس کے ذریعہ پولیس ان تک پہنچ سکے۔ پانچ چھ سیٹ جو بیس قتل ہوئے۔ سارے امریکہ میں خوف و ہراس کی ایک لہر دوڑ گئی۔ پوری قوت سے تلاش کا سلسلہ شروع کیا گیا لیکن قاتل ہاتھ نہ آیا۔ ایک شہر کے بعد دوسرے شہر میں قتل ہوتے رہے مگر کوئی سراغ ہاتھ نہیں آیا۔ امریکہ کی تمام INVESTIGATION AGENCIES نے بہت زور لگایا لیکن یہ لوگ نہیں پکڑے گئے۔ بالآخر ایک ادھیڑ عمر کا شخص اتفاقاً پکڑا گیا جب تفتیش ہوئی تو پتہ لگا کہ یہ مجرم وہ ہے جو لوگوں کو قتل کیا کرتا تھا۔ ان کو پکڑا گیا تو راز فاش ہوا اور مجرم نے خود بتایا کہ ہمیں جو اسلام سکھایا گیا ہے اس میں تعلیم یہ ہے کہ غیر مسلم کو قتل کرو، جتنے زیادہ قتل کرو گے اتنے زیادہ ثواب کے مستحق ہو گے۔ پس ہمارے نزدیک یہاری ایسی تنظیمیں ہیں جن کو اسلام کے نام پر خونریزی کرایا جا رہا ہے۔ وہ معصوم لوگ ہیں ان کا اتنا قصور نہیں جتنا ان لوگوں کا ہے جو ان کو ایسی تعلیم دیتے ہیں اور ان کے سامنے اسلام کی یہ تصویر پیش کرتے ہیں۔ اور یہ صورت ہے کہ ان کے قابو آ جاتے ہیں اور پھر ایسے ہولناک جرم کا ارتکاب کرتے ہیں کہ دیکھنے والے حیران رہ جاتے ہیں۔ چنانچہ جب معاملہ کھلا تو پتہ چلا کہ اس طرح کے مرنے والوں میں سے ایک شخص ایک جماعت کا کارکن تھا۔ اس کا پتہ چلا... یہ مضمون شروع ہو گیا۔

ایک اور مجرمانہ تاریخ کا پہلو

پچھلے سال ہی امریکہ میں قاتلوں کو پھانسی نہیں دی جاتی۔ قاتل پکڑے بھی جائیں تو ان کو موت کی سزا نہیں دی جاتی اس وجہ سے وہ اور بھی زیادہ دلیر ہو جاتے ہیں اور یہاں آرگنائزڈ کرائم ORGANIZED CRIME ہو رہا ہے، شہادت بہت کم ہوتی ہے اور یہ جیلوں کو توڑ کر بھی قاتلوں کو رہا کرا لیا جاتا ہے۔ پس ایک احمدی معصوم کا قاتل بالکل جانتا تھا کہ پکڑا نہیں جائے گا لیکن خدا کی تقدیر نے اس کو ایک قدم آگے نہیں جانے دیا اور اسی جرم میں وہ دونوں پکڑے گئے اور جرم سے وہ انکار نہ کر سکے۔ پولیس نے جب مزید تحقیق کی تو بعض بڑے ہی لطیف اور قابل افسوس اور قابل شرم پہلو سامنے آئے ہیں۔ چنانچہ پولیس کی رپورٹ یہ ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جن کو ایک بدقسمت ملک کے مولویوں نے اپنے خرچ پر بلایا اور وہاں ان کو اس بات کی تربیت دی کہ احمدی انتہائی قابل نفرت چیز ہیں ان کا قتل سب سے عظیم انعام تمہیں عطا کرتا ہے اور پھر دنیا میں پیسوں کا لالچ دیا اور آخرت میں جنت کا۔ چنانچہ اس طرح تیار کر کے ان کو بھجوایا گیا۔ پس یہ دونوں کوئی اتفاقی بوڑھے نہیں آئے تھے بلکہ ایک گہری سازش کے نتیجہ میں تیار کئے ہوئے دو "مجاہدین" تھے اور چونکہ عین وقت پر یہ پکڑا گیا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ کے فضل سے توقع ہے کہ مجرموں کا یہ سلسلہ ختم کر دیا جائے گا۔

بہرحال جو بھی واقعہ ہوا ہے اس سے اگر کچھ لوگوں کے دماغ میں یہ خیال ہے کہ احمدی ڈر جائے گا یا اس کے نتیجہ میں تبلیغ سے باز آ جائے گا تو یہ ان کا انتہائی احمقانہ خیال ہے۔ احمدی تو ڈرنے کی خاطر پیدا ہی نہیں کیا گیا۔ احمدی کے دل اور اس کے حوصلے سے ایسے لوگ واقف ہی نہیں ہیں۔ احمدی تو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام

اور سپاہی ہیں۔ لوگوں کی نگاہیں ہماری شان سے ناواقف ہیں۔ ان کو علم نہیں کہ ہم کون لوگ ہیں ہم یہ جانتے ہیں کہ قدم قدم پہ اللہ کی نصرت ہمارے ساتھ ہے۔ اس لئے اس بات کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ ڈیٹرائٹ امریکہ یا دنیا کے کسی گوشہ میں اس قسم کی ظالمانہ حرکتوں کے نتیجہ میں احمدی تبلیغ سے باز آ جائے گا۔ وہ تو بہرحال دعوت الی اللہ دے گا اور دیتا چلا جائے گا اور یہ لیک ہے سو اور سو سے ہزار اور ہزار سے لاکھوں داعی الی اللہ پیدا ہوتے چلے جائیں گے اس لئے کسی عدو اور خطرہ کا ہرگز مقام نہیں ہے۔ شہادتیں تو دعوت الی اللہ کا کام کرنے والی قوموں کی تقدیر میں ہوتی ہیں اور یہ شہادتیں اخلاص کے طور پر مقدر ہوتی ہیں۔ ہزار کے طور پر مقدر نہیں ہوا کرتیں۔ اس لئے میں ان لوگوں کو جو اس صدمہ سے سب سے زیادہ متاثر ہوئے ہیں یعنی ڈیٹرائٹ کے لوگوں کو خاص طور پر مخاطب کر کے کہتا ہوں کہ اے ڈیٹرائٹ اور امریکہ کے دیگر شہروں میں بسنے والے احمدیو! اور دوستو! تمہیں مبارک ہو کہ تمہارے دیار میں اسلام کی ایک عظیم الشان شہادت واقع ہوئی ہے۔ اس کو اپنے لئے غم کا نہیں بلکہ ان گنت خوشیوں کا پیش خیمہ بنا لو۔ اس شہید کو مردہ مت کہو بلکہ وہ زندہ ہے اور اس راستہ سے ایک ایک اینٹ لگا کر جو بہشت تک جاتا ہے وہ ہم سے بہت آگے بڑھ گیا۔ تمہارے قدم نہ ڈگمگائیں۔ تمہارے ارادے متزلزل نہ ہوں۔ دیکھو! تم نے خوب سوچ سمجھ کر اور کامل معرفت اور یقین کے ساتھ

اپنے لئے راستہ کا وہ راہ اختیار کی ہے جس پر صالحیت کی منزل کے بعد ایک شہادت کی منزل بھی آتی ہے اسے خوف و ہراس کی منزل نہ بناؤ یہ تو ایک

العسلی و ارفع انعام کی منزل

ہے جس پر پہنچنے کے لئے لاکھوں حسرت سے مر گئے اور لاکھوں آرزو کرتے رہے۔ حضرت خالد بن ولید کا وہ وقت یاد کرو جب بستر مرگ پر وہ رو رہے تھے کہ جسم کی پٹیاں بندھی ہوئی تھیں اور ایک عیادت کرنے والے نے تعجب سے پوچھا کہ اے اللہ کی تلوار! تو میدان جہاد کی آن، کڑیل اور جری سپاہی، ہمیشہ بے خوف اور بے نیام رہا جہاں بڑے بڑے دلاور دل کی تہہ تک پانی ہو جاتے تھے آج تو مرتے وقت کس بات سے ڈر رہا ہے؟ تجھے یہ بزدلی زیب نہیں دیتی۔ خالد نے اسے جواب دیا کہ نہیں نہیں میں موت سے خائف نہیں ہوں بلکہ اس غم سے رو رہا ہوں کہ راہ خدا میں شہادت کی سعادت نہ پا سکا۔ دیکھو یہی خالد تھا جو ہر میدان جہاد میں تمنا کیا کرتا تھا کہ اللہ کی راہ میں شہید کیا جائے... وہ سر خاک کے ہر مقام پر پہنچا جہاں جانیں جدا ہو رہی تھیں اور گردنیں کاٹی جا رہی تھیں اور سینے چھلنی کئے جا رہے تھے۔ اور ان سب کے باوجود وہ شہادت کے اس مقام سے محروم رہا جس کی وہ آرزو کرتا تھا۔ شہادت کا جام نہ پی سکا۔ پس بستر مرگ پر اس سوال کرنے والے کو خالد نے اپنے بدن کے وہ داغ دکھائے جو میدان جہاد میں کھائے جانے والے زخموں کے تھے۔ ...بدن سے کپڑا اٹھایا اور اپنا سینہ دکھایا... اپنے داغ داغ بدن کا ایک ایک حصہ... دکھایا اور کہا کہ دیکھو...

... خالد نے کہا ... حضرت خالد شہید نہ ہو سکا ... آج مجھے کوئے جانے ان زخموں کے گننے سے بھی زیادہ جان سوز ہے جو شوق شہادت میں تمنے نہ آئے تھے

پس اے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کے دروازے سے راہ سلوک میں داخل ہونے والو! تمہاری زندگی کے سفر میں لازماً صالحیت سے بالاتر مقام بھی آئیں گے۔

خوب یاد رکھو!

کہ یہ خوف و ہراس اور نقصان و زیاں کا راستہ نہیں بلکہ لامتناہی انعامات کا ایک نہایت ہی راستہ ہے جس کے انعام کی ہر منزل پہلی سے بلند تر ہے پس خوشی اور مسرت اور عزم اور یقین کے ساتھ آگے بڑھو۔

تبلیغ اسلام کی جو جوت میرے مولا نے میرے دل میں جگائی ہے اور آج ہزار ہا احمدی سینوں میں یہ جو جل رہی ہے اس کو بجھنے نہیں دینا۔ اس کو بجھنے نہیں دینا۔ تمہیں خدائے واحد و یگانہ کی قسم کہ اس کو بجھنے نہیں دینا۔ اس مقدس امانت کی حفاظت کرو۔ میں خدائے ذوالجلال والاکرام کے نام کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر تم اس شمع نور کے امین بنے رہو گے تو خدا اسے کبھی بجھنے نہیں دے گا۔ یہ لو بلند تر ہو گی اور پھیلے گی اور سینہ بہ سینہ روشن ہوتی چلی جائے گی اور تمام روئے زمین کو گھیرے گی اور تمام تاریکیوں کو اجالوں میں بدل دے گی۔

اے احمدیت کے بدخواہو! تمہارے نام بھی میرا ایک پیغام ہے۔ اے نگاہ بد سے اس لو کو دیکھنے والو سنو! کہ تم ہرگز اسے بجھانے میں کامیاب نہیں ہو سکو گے۔ میرا یہ چراغ وہ نہیں جو تمہاری غلیظ پھونکوں سے بجھایا جا سکے۔ جبر کی کوئی طاقت اس نور کے شعلہ کو دبا نہیں سکتی۔ چشم بصیرت سے دیکھو کہ مظفر آج بھی زندہ ہے بلکہ پہلے سے کہیں بڑھ کر زندگی پا گیا ہے۔ پس

اے مظفر! تجھ پر سلام

کہ تیرے عقب میں لاکھوں مظفر آگے بڑھ کر تیری جگہ لینے کے لئے بے قرار ہیں۔ اور اے منافرت کے شعلے بھڑکانے والو! تم نے تو اسے ابدی زندگی کا جام پلا دیا۔ زندگی اس کے حصہ میں آئی اور موت تمہارے مقدر میں لکھ دی گئی۔

مذہبی آزادی کا قرآنی تصور تو ایک بہت پاک اور اعلیٰ اور ارفع اور ... ہے۔ اسے جبر و اکراہ کے مکروہ اور مذموم تصور میں بدلنے والو اور اسے مذہب کے پاک ترجمہ سے بیہودہ دل آزاری، محبت کو نفرت اور عناد میں تبدیل کرنے والو! ... میں اور ہر رحمت کو زحمت میں بدلنے کے خواہاں بدقسمت لوگو! ...

مشعلِ نور

ارشاد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ

"ہر احمدی خاندان کا، انصار کا، خدام کا، اطفال کا، عہدہ داروں کا، احمدی ماؤں کا اور بچوں کی بڑی بہنوں کا اور تمام اُن لوگوں کا جن کا کسی نہ کسی طرح بچوں سے تعلق ہے یہ فرض ہے کہ وہ بچوں کی صحت کا اور اُن کی اخلاقی اور دینی نگرانی کا ایسے طور پر انتظام کریں کہ ہر بچہ خدا اور اس کے رسولؐ کے سکھائے ہوئے آداب پر عمل کرکے اُن سے پیار کرنے والا ہو۔ ان کا یہ عزم ہونا چاہیئے کہ کوئی ایک بھی احمدی بچہ ہم نے ضائع نہیں ہونے دینا۔"

(خطبہ جمعہ ۱۵ ر فروری ۱۹۷۹ء)

دُعائے مغفرت

میرے بڑے بھائی مکرم عبد الحفیظ صاحب گلبرگی ۲۸ر اگست ۱۹۸۳ء کو حیدرآباد سے یادگیر آتے ہوئے بمقام وازی ہارٹ حرکت قلب بند ہوجانے سے وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم ایک لمبا عرصہ جماعت احمدیہ یادگیر کے سیکرٹری مال کے عہدہ پر فائز تھے۔ مرحوم موصی تھے اس لئے امانتاً "احمدیہ قبرستان" میں دفن کیا گیا احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور بلندئ درجات سے نوازے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے آمین۔

خاکسار۔ محمود احمد یادگیری بیدر کرناٹک

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنا خریداری نمبر ضرور تحریر کریں
(مینیجر)

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھو الناصر

کراچی میں معیاری سونا کے معیاری زیورات خرید
اور بنوانے کے لئے تشریف لائیں

الرؤف جیولرز

۱۶۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ، حیدری، شمالی ناظم آباد۔ کراچی
(فون نمبر:- ۶۱۷۰۶۹)

...باری یہ تھی تقدیر خداوندی کہ جو بدتر کی خاطر ایک تھا یہ ستے نکلے پارہ پارہ ہوجائیں گے تمہارے سب ارادے خاک میں مل جائیں گے اور رب اعلیٰ کے مقدر کی چٹان سے ٹکراکر اپنا سر پاش پاش کرنے گے۔ تمہاری مخالفت کی جو آگ بھڑک اٹھی ہوئی ہر ساحل اسلام سے ٹکرا کر ناکام لوٹے گی اور بکھر جائے گی اور راستے میں رکاوٹ کی اجازت نہیں ملے گی۔ اسلام کے مقابل پر اٹھنے والی ظاہری اور مخفی تحریکیں اور باطنی طاقتوں کے لئے تمہارے مقدر میں ناکامی اور پیہم ناکامی اور نامرادی کے سوا کچھ نہیں اور دیکھو اسلام کے بعد و اصفیائی

ہم وہ مردانِ حق ہیں

جن کی سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں۔

اللہ تعالیٰ دکھائے گا وہ دن دور نہیں کہ ہر وہ لفظ جو آج میں نے آپ سے بیان کیا ہے سچا ثابت ہوگا کیونکہ یہ میرے منہ کی بات نہیں یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر کا ایسا اٹل فیصلہ ہے جو کبھی تبدیل نہیں ہوا اور کبھی تبدیل نہیں ہوگا۔ احمدیت نے کبھی ناکام نہیں ہونا کسی منزل پر ناکام نہیں ہونا آگے سے آگے بڑھنا ہے۔

پس اے وہ دوستو جو جماعت احمدیہ کی طرف منسوب ہوتے ہو تم اللہ کی راہ میں اتنی قربانیاں پیش کرنے کی توفیق پاؤ گے اتنی ہی کامیابیاں تمہارے مقدر میں لکھی جائیں گی۔ اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو اور جلد اسلام کی فتح کو ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔"

(منقول از الفضل ربوہ ۲۲۵ر اگست ۱۹۸۳ء)

بَلٰى اَحْيَاۗءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ (آل عمران ع)

مردِ مومن

مردِ مومن موت سے ڈرتا نہیں
ناتوانوں کو وہ دیتا ہے اماں!
اُن کے شایانِ کو ملتا ہے سکون
اُن کے ساتھی ہیں ہمیشہ شادمان
کیا سعادت مند ہیں وہ نیکو
جو ہیں دائم صاف گو شیریں بیان
جو خدا کی راہ میں قربان ہوں
پاتے ہیں پاتے ہیں عمرِ جاودان
رزق دیتا ہے انہیں مولا کریم
جنت الفردوس ہے با عزّ و شان

جو خلافت سے سدا وابستہ ہوں
اُن کا ہے خود حق تعالیٰ پاسبان
وہ امان اللہ میں محفوظ ہیں
حافظ و ناصر ہے ربِّ دو جہان

محتاجِ دعا۔ خاکسار عبد الرحیم راٹھور

تقویٰ کا اعلیٰ معیار یہ ہے کہ ہر احمدی باشرح چندہ ادا کرے۔
باقاعدہ اور باشرح چندہ ادا کرنا رزق اور مال میں خیر و برکت کا موجب ہوتا ہے
(نظارت بیت المال آمد قادیان)

تاریخِ مذہب کا ایک المناک باب

اللہ والوں سے دنیا والوں کا سلوک

خدا کے بندوں کو اکثر ستایا جاتا ہے
وطن سے کر دیئے جاتے ہیں بے وطن وہ کبھی
کبھی جکڑ کے انہیں آہنی سلاسل میں
فقیہہ شہر کی تصدیق و مہر سے اُن پر
لگا کے تہمتِ اقدامِ قتل ان پہ کبھی
قبولِ صدق کی پاداش میں کبھی اُن کو
کبھی لٹا کے انہیں آتشیں چٹانوں پر
خدا کے پاک و مقدس گھروں میں بھی اُن پہ
خلافِ سنت سے کبھی ان کو بے طرف کر کے
کبھی نکال کے قبروں سے ہڈیاں اُن کی
یہ اُن کے مُردوں کی بے حرمتی بھی کارِ ثواب

دل اُن کا دنیا میں ناحق دُکھایا جاتا ہے
صلیب پر کبھی اُن کو چڑھایا جاتا ہے
فصیلِ شہر سے نیچے گرایا جاتا ہے
ضلال و کفر کا فتویٰ لگایا جاتا ہے
بلا سبب انہیں ملزم بنایا جاتا ہے
عدالتوں میں مسلسل بلایا جاتا ہے
اذیتوں کا نشانہ بنایا جاتا ہے
کبھی چھری کبھی خنجر چلایا جاتا ہے
عوام و خواص میں رسوا کرایا جاتا ہے
انہیں زراہِ تعصب جلایا جاتا ہے
سبق یہ اہلِ جہاں کو پڑھایا جاتا ہے

نہ جانے ان سے ہی پرخاش کیوں ہے دنیا کو
کوئی بتائے انہیں کیوں ستایا جاتا ہے

ہے اُن کا کون سا آخر وہ جرم جانہ خراب
نکال کر کبھی قبروں سے اُن کے مُردوں کو
کوئی اذیتیں سہتا ہے برسوں زنداں میں
کسی کو آتشِ نمرود آزماتی ہے
کسی کو پھینکتے ہیں چاہ میں خود اسکے عزیز
کسی کا سر کیا جاتا ہے بے دریغ قلم
کسی کے جسم پہ چلتا ہے آہنی کنگھے
کسی کے تن کو مزید کر کے اونٹوں سے
کسی کے پاؤں میں پہناتے آہنی زنجیر
شہید کر کے اچانک کسی کو خنجر سے
کسی کے گھر کا یکایک محاصرہ کر کے
شہید کر دیا جاتا ہے کربلا میں کوئی

سزا میں جرم کی ستم ان پہ ڈھایا جاتا ہے
مسیحی قبروں میں ان کو دبایا جاتا ہے
کسی کو زہر کا پیالہ پلایا جاتا ہے
کسی کو جسم پہ آرا چلایا جاتا ہے
پھر اُس کو زنداں میں برسوں بھلایا جاتا ہے
کسی کو آگ میں زندہ جلایا جاتا ہے
ہر اک کو اس کا تماشا دکھایا جاتا ہے
پھر ان کو سمتِ مخالف ہنکایا جاتا ہے
طرح طرح سے پھر اُس کو ستایا جاتا ہے
پھر اُس کے قلب جگر کو چبایا جاتا ہے
چھرا وریدِ پہ اُس کی چلایا جاتا ہے
کسی کو زہرِ ہلاہل پلایا جاتا ہے

کسی کے جسمِ مبارک سے سر جدا کر کے
دمشق میں سرِ بازار لایا جاتا ہے

کبھی زمیں پہ کبھی طشت میں اُسے رکھ کر
کسی کو لگتے ہیں کوڑے بحکمِ حاکمِ وقت
کسی کو ورثہ سے محروم ہونا پڑتا ہے

چھڑی سے اُس کے لبوں کو ہلایا جاتا ہے
مقدمات میں کوئی پھنسایا جاتا ہے
کسی کے گھر کا اثاثہ جلایا جاتا ہے

کسی پہ تہمتِ غداریٔ وطن دھر کے
کسی کو گاڑ کے زندہ زمیں تا بہ کمر
گلا دبا کے کسی بے گنہ کا چپکے سے
کسی کا کر دیا جاتا ہے کھانا پانی بند
کلہاڑیوں سے کیا جاتا ہے شہید کوئی

ہر اک کی نظروں میں اُس کو گرایا جاتا ہے
پھر اُس کو زخمِ ستم سے کرایا جاتا ہے
چراغِ زندگی اس کا بجھایا جاتا ہے
کسی کو دھوپ میں پہروں بٹھایا جاتا ہے
کسی کو سیف و سناں سے دبایا جاتا ہے

کسی کے قصدِ حرم پر بھی ہے کڑی قدغن
اور اس پر کفر کا لیبل لگایا جاتا ہے

کسی سے چھین کے مال و متاع و اہل و عیال
کسی پہ کفر کی ازخود ہی تہمتیں جڑ کر
غرض خدا سے ہو جن کو بھی عشق کا دعویٰ
بلا میں سمجھتے ہیں وہ محض صدق کی خاطر
نوازے جاتے ہیں پھر وہ جو صبر کرتے ہیں
ہزار بار بھی مر کر وہ زندہ رہتے ہیں

گلی گلی میں اسے رسوا کرایا جاتا ہے
پھر اس غریب کو کلمہ پڑھایا جاتا ہے
قدم قدم پہ انہیں آزمایا جاتا ہے
نظر سے دنیا کی ان کو گرایا جاتا ہے
انہیں کو ساغرِ کوثر پلایا جاتا ہے
نبیؐ کے نور سے اُن کو جلایا جاتا ہے

بلند رہتا ہے نام اُن کا پھر سدا صدیق
اور اُن کی فتح کا ڈنکا بجایا جاتا ہے

محتاجِ دعائے خاص :- محمد صدیق امرتسری ایم۔ اے
سابق مبلغِ احمدیت بلادِ عربیہ، انگلستان، مغربی افریقہ، ایشیا جزائر فجی۔

---

۱ سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ۔ ۲ حضرت عیسیٰؑ اور منصور حلاجؒ۔ ۳ پہلی صدی عیسوی کے سچے عیسائی ۴ حضرت امام حسینؓ اور خلفائے اربعہؓ وغیرہم۔ ۵ حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ علیہ السلام ۶ خدا کے لاتعداد نیک بندے ۷ حضرت سیدنا بلالؓ حضرت ابوبکرؓ ۸ حضرت عمرؓ حضرت علیؓ۔ حضرت خلیل عمرؓ ۹ خدا کے بے شمار نیک بندے ۱۰ عطائے الٰہی ۱۱ ایک قبروں سے ہڈیاں نکال کر جلا دی گئیں ۱۲ احمدی مُردوں کو اکھاڑ کر عیسائی قبرستان میں دفنایا گیا ۱۳ مشہور یونانی فلسفی اور رہنما سقراط۔ ۱۴ حضرت ابراہیم علیہ السلام۔ ۱۵ حضرت ذکریا علیہ السلام ۱۶ حضرت یوسف علیہ السلام ۱۷ حضرت یحییٰ علیہ السلام ۱۸ ابتدائی عیسائی ۱۹ بخاری میں حدیث رسولؐ ۲۰ صحابہ رسولؐ ۲۱ حضرت ابوجندلؓ صحابی حضرت امام احمدؒ ۲۲ حضرت سیدنا حمزہ عم رسولؐ ۲۳ حضرت سیدنا عثمانؓ ۲۴ حضرت امام حسینؓ ۲۵ حضرت امام حسنؓ ۲۵ حضرت سیدنا حسینؓ کا سر مبارک دمشق میں یزید کے دربار میں لایا گیا ۲۶ حضرت امام مالکؒ امام احمد بن حنبلؒ امام ابوحنیفہؒ حضرت محی الدین ابن عربیؒ ابن رشد حضرت امام شافعیؒ مجدد الف ثانیؒ وغیرہم ۲۷ حضرت صاحبزادہ عبداللطیف شہیدؓ ۲۸ حضرت مولوی عبدالرحمٰن افغانیؓ شاگرد صاحبزادہ صاحب ۲۹ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خاندان کو شعب ابی طالب میں محصور کر کے کھانا پانی تین سال بند رکھا۔
۳۰ زنگیبا مسیرا نیورہ کے احمدی حضرت امام شریف
۳۱ ماسٹر عبدالحکیم ابڑو شہید مرحوم آف سندھ۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی یادیں

از مکرم عطاء المجیب صاحب راشد ایم اے امیر و مبلغ انچارج جاپان

خدائی نشانات کی حامل ہمہ گیر شخصیت کی سیرت کے موضوع پر قلم اُٹھانا کوئی آسان بات نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ شدید خواہش کے باوجود جلد خیالات مجتمع کر کے صفحہ قرطاس پر منتقل نہ کر سکا۔ دراصل مجھ جیسے کمزور اور حقیر انسان کو اتنی عظیم شخصیت کے بارہ میں کچھ لکھتے وقت جو فکر دامن گیر ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ کیا میرے یہ ٹوٹے پھوٹے الفاظ حضور کی مقدس سیرت کی کما حقہ عکاسی کرنا تو درکنار، سیرت کی ایک جھلک دکھانے میں بھی کامیاب ہو سکیں گے یا نہیں۔ حضور کی سیرت پر لکھنے والوں نے بہت لکھا ہے اور بہت کچھ لکھا جائے گا۔ جس کو جتنا جتنا قرب عطا ہوا اسی قدر اس کے دامن میں واقعات کا وسیع ذخیرہ اور گہرے نقوش کی یادوں کا وسیع سمندر موجزن ہوگا۔ اس عاجز کی اس میدان میں سعادت بہت ہی محدود ہے تاہم جو عطا ہوا وہ میرے لئے سرمایۂ حیات کا حکم رکھتا ہے اور انہی حسین یادوں کے سہارے یہ مختصر مضمون تحریر کر رہا ہوں۔ مختصراً چند واقعات پیش کرتا ہوں۔ جن کو پڑھتے ہوئے حضور کی بلند سیرت اور ہمہ گیر شخصیت کے نقوش قارئین کے ذہنوں میں اُبھرتے چلے جائیں گے۔

حضور کے مسند خلافت پر رونق افروز ہونے سے قبل کے تین واقعات خاص طور سے قابلِ ذکر ہیں۔ ایک بار حضور کے ساتھ شکار پر جانے کا موقع ملا۔ اس سفر میں محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب، محترم مولوی احمد خان صاحب نسیم، میرے پیارے ابا جان حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب اور چند اور دوست تھے۔ سارا سفر ہی بہت پُر لطف گزرا۔ ایک سرسبز کھیت کے کنارے پراٹھوں اور اچار کا ناشتہ ہوا۔ ابھی شکار کی اصل جگہ تک نہیں پہنچے تھے کہ کچی سڑک پر قریبی نالے کا پانی آجانے کی وجہ سے راستہ میں روک بنی ہوئی تھی۔ کوئی اور راستہ نہ تھا اس لئے ڈرائیور نے کوشش کی کہ تیز رفتاری سے مائیکرو بس اس میں سے گذار کر نکل جائے لیکن اس کوشش میں مائیکرو بس عین درمیان میں پھنس گئی۔ مجبوراً سب اُترے اور خدام نے ارد گرد سے جھاڑیاں اکھیڑ کر اور مٹی کے بڑے بڑے ڈھیلے اُٹھا کر کار کے پہیوں کے آگے رکھنے شروع کئے۔ اس وقارِ عمل میں سارے بزرگ بھی اور حضور بھی بنفس نفیس شامل ہوئے اور چند منٹ میں مائیکرو کیچڑ سے باہر نکل آئی۔ شکار کی جگہ پر پہنچے تو گندم کے کھیتوں میں تیتر کی تلاش شروع ہوئی۔ سارے شکاری ایک لائن میں تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر کھڑے ہو گئے اور بندوقیں تان کر آہستہ آہستہ چلنا شروع کیا تاکہ کہیں سے تیتر اُڑے تو اُڑتے ہوئے اُسے شکار کیا جائے۔ کئی کھیت گزر گئے لیکن کوئی ایک تیتر بھی نہ اُڑا۔ بالآخر ایک کھیت سے ایک چھوٹا سا تیتر جو اُڑا تو بیک وقت ہر طرف سے بندوقوں کے متعدد فائر ہوئے۔ ایک چھوٹا سا تیتر اتنے شکاریوں سے بچ کر کہاں جا سکتا تھا۔ زخمی ہو کر کافی دور تک اُڑتا گیا بالآخر ایک کھیت میں گرا جہاں سے ہم خدام نے اسے ڈھونڈ نکالا۔ تیتر تو مل گیا لیکن اب اس میں رہا کچھ نہیں تھا۔ تیتر ڈھونڈ کر ہم واپس پہنچے تو یہ بحث زوروں پر تھی کہ نشانہ کس کا لگا تھا؟ شکار سے زیادہ مزیدار یہ بحث تھی۔

۶۳ء یا ۶۴ء کے رمضان المبارک میں حضور نے پہلی بار پگڑی پہنی۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ یہ وہ دن تھا جس روز حضور کے درس قرآن مجید کی باری شروع ہوتی تھی۔ مَیں مسجد مبارک کی پہلی صف میں دائیں طرف کھڑا نماز ظہر میں شامل تھا کہ اس موقع پر حضور تشریف لائے اور میری دائیں طرف آکر صف میں شامل ہو گئے۔ نماز سے فارغ ہوتے ہی مَیں نے دیکھا کہ آج حضور نے پہلی بار پگڑی پہنی ہے۔ جو بہت ہی اچھی لگ رہی تھی۔ حضور کے نماز مکمل کرنے پر آگے بڑھ کر مصافحہ کیا اور پگڑی کی مبارکباد عرض کی۔ درس کے لئے محراب میں تشریف لے گئے تو پھر تو ہر طرف سے مبارکباد کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

بی اے کے امتحان میں نمایاں کامیابی پر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے خاکسار کو دو گولڈ میڈل ملے۔ کالج کی سالانہ کانووکیشن (جلسہ تقسیم اسناد و انعامات) کے موقع پر جب مہمان خصوصی نے یہ میڈل (جو خالص سونے کے ہوتے ہیں) خاکسار کو دیئے تو حضور نے جو اس وقت تعلیم الاسلام کالج کے پرنسپل تھے اور ساتھ ہی کھڑے تھے، میرے قریب ہو کر کان میں فرمایا "ابا سے ان کو بچا کر رکھنا۔ کہیں الفرقان میں ہی نہ لگا دیں"۔ حضور کو خوب معلوم تھا کہ رسالہ الفرقان کے جملہ اخراجات کی ذمہ داری ابا جان پر ہے اور وہ کس دقت سے اُسے پورا کرتے تھے۔ اس پس منظر میں یہ تبصرہ بہت پُر لطف تھا اور گھر آکر مَیں نے اس کا ذکر کیا تو سب ہی بہت محظوظ ہوئے۔

۱۹۶۵ء میں اللہ تعالیٰ نے حضور انور کو خلافت کی قباء عطا فرمائی۔ اس منصب پر فائز ہونے کے ساتھ ہی حضور کی تقاریر کا انداز بدل گیا۔ مجھے خوب یاد ہے انتخاب کے معاً بعد حضور نے مسجد مبارک میں جو تقریر کی وہ ان تقاریر سے مختلف تھی جو اس سے قبل سننے میں آئی تھیں۔ خلافت کے دوسرے روز نماز فجر کے بعد کے خطاب کا انداز گذشتہ روز کے خطاب سے جُدا تھا اور پھر تو روز بروز اندازِ خطابت میں ایسی عجیب تبدیلی آتی گئی کہ ہر خطاب روز افزوں نرالی شان کا حامل ہوتا تھا۔ منصب خلافت پر آنے کے بعد یہ عظیم انقلاب بھی اپنے اندر اعجاز کا رنگ رکھتا ہے۔ کہاں وہ وقت کہ اسی شخص کی جلسہ سالانہ کی تقاریر اکثر و بیشتر لوگوں کے دائرہ انتخاب میں نہ آتی تھیں اور کہاں یہ عالم کہ اسی شخص کی تقاریر میں وہ تاثیر اور جذب کہ پُر معارف خطابات سُن کر سامعین پر وجد کی کیفیت طاری ہو جاتی تھی۔ اللہ! اللہ! یہ انقلاب بھی خلافت کے نشانوں میں سے ایک عظیم نشان تھا۔

۲۰ر جنوری ۱۹۶۷ء کو خاکسار کی شادی ہوئی جس میں حضور نے شمولیت فرمائی اور دعاؤں سے نوازا۔ ماہ فروری میں حضور نخلہ میں تشریف فرما تھے۔ حضور کی دعوتِ خسروانہ کے طفیل ہم دونوں کو ۱۵ر فروری سے ۲۰ر فروری تک نخلہ میں حضور کے قرب میں رہنے کا موقع ملا۔ انہی دنوں کا واقعہ ہے کہ ایک روز حضور چہل قدمی کے لئے باہر تشریف لائے۔ جملہ احباب کشاں کشاں حضور کے گرد جمع ہو گئے۔ اور حضور کی پُر لطف گفتگو سے محظوظ ہو رہے تھے۔ خاکسار

پر حضور کی نظر پڑی تو حضور نے ہومیو کا ذکر کرتے ہوئے شہد کے بارہ میں بہت ہی علمی گفتگو فرمائی اور ہلکی پھلکی بات چیت میں ایسی عجیب و غریب علمی باتیں بیان فرمائیں جو حضور کی اس موضوع سے دلچسپی اور تبحر علمی کی آئینہ دار تھیں۔

یکم جنوری ۱۹۶۸ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس عاجز کو پہلی بیٹی سے نوازا۔ یہ رمضان المبارک کا آخری دن تھا۔ پیارے ابا جان مسجد مبارک میں اعتکاف کر رہے تھے۔ مَیں نے نماز فجر سے قبل ہی انہیں مسجد میں اطلاع کر دی۔ حضور نماز فجر کے لئے تشریف لائے تو ابا جان نے حضور کی خدمت میں عرض کی اور نام رکھنے کی درخواست کی۔ حضور نے فوراً فرمایا "عطیہ"۔ ابا جان نے عرض کیا صرف عطیہ؟ فرمایا "نہیں۔ عطیہ صادقہ"۔ اگلے روز عید تھی۔ نماز عید کے بعد حضور نے ازراہ شفقت سب دوستوں سے ملاقات فرمائی۔ مَیں بھی اپنی باری پر حاضر ہوا تو قبل اس کے کہ مَیں عید کی مبارکباد عرض کرتا حضور نے فرمایا "عید بھی اور اللہ تعالیٰ کا عطیہ بھی مبارک ہو"۔ بظاہر یہ واقعہ معمولی کہا جا سکتا ہے۔ لیکن مَیں سمجھتا ہوں کہ یہ واقعہ حضور کی کمال شفقت اور اپنے خدام کے بارہ میں ذاتی توجہ اور یاد کا ایک زندہ ثبوت ہے۔

پھر حضور کی شفقت کا ایک اور واقعہ بہت ہی عجیب ہے۔ ۱۹۶۹ء میں خاکسار نے جامعہ احمدیہ سے شاہد کا امتحان پاس کیا۔ ہماری کلاس میں دس طلباء تھے۔ ایک دن کلاس میں یہ بات ہوئی کہ ہم سارے دوست اکٹھے حضور کی خدمت میں ملاقات کے لئے حاضر ہوں۔ استاذی المحترم مکرم میر داؤد احمد صاحب ان دنوں جامعہ کے پرنسپل تھے ان سے ذکر ہوا تو انہوں نے اس تجویز کو پسند فرمایا۔ خاکسار نے سب دوستوں کی طرف سے ایک درخواست لکھی۔ محترم میر صاحب نے اس پر سفارش کی۔ دو روز بعد حضور کی طرف سے جواب موصول ہوا تو خوشی کے مارے ہمارے پاؤں زمین پر نہ ٹکتے تھے۔ حضور نے نہ صرف ہماری درخواست کو منظور فرمایا بلکہ یہ بھی تحریر فرمایا کہ سب میرے ساتھ چائے کی دعوت میں شامل ہوں۔ چنانچہ ہم سب محترم پرنسپل صاحب کی معیت میں حاضر ہوئے۔ حضور نے کمال شفقت سے سب دوستوں سے ایک ایک کا تعارف پوچھا اور پھر ہدایات سے نوازا۔ بعد ازاں حضور کے ساتھ محترم پرنسپل صاحب اور ہم سب شاہدین کو گروپ فوٹو کھنچوانے کا شرف حاصل ہوا۔ یہ تصویر ہم سب

دوستوں کے لئے زندگی کی حسین یادگاروں میں سے ایک یادگار ہے۔ ہماری اس ملاقات کے بعد ہر سال شاہد کلاس کے طلباء کی حضور سے ملاقات کا ایک سلسلہ جاری ہو گیا جو غالباً ایک لمبے عرصہ تک جاری رہا۔

جامعہ احمدیہ سے فارغ التحصیل ہونے اور کچھ عرصہ دفاتر تحریک جدید میں کام کرنے کے بعد ستمبر ۱۹۷۰ء میں خاکسار بطور مبلغ انگلستان روانہ ہوا۔ روانگی سے ہفتہ عشرہ قبل وکالت تبشیر کی طرف سے بیرونی ممالک سے آنے والے اور جانے والے مبلغین کے لئے حضور سے ملاقات کی غرض سے ایک خصوصی تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ حضور نے اس میں شرکت فرمائی اور ہدایات سے نوازا۔ ۱۳ر اگست کو خاکسار الوداعی ملاقات، اجازت اور درخواست دعا کے لئے حاضر ہوا تو حضور نے خاص طور پر دو امور کے بارہ میں تاکیدی ہدایت فرمائی۔ ایک تو یہ کہ انگلستان جا کر انگریزی بولنے میں قطعاً کوئی حجاب یا تکلف نہ کرنا۔ حضور نے فرمایا کہ ابتداء میں خواہ غلط بولو لیکن بولنے سے گھبرانا نہیں۔ بولو گے نہیں تو صحیح بولنا کیسے سیکھو گے۔ اس بارہ میں مزید تاکید کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر تمہارے بارہ میں وہاں سے یہ اطلاع آئی کہ وہ بولتا تو ٹھیک ہے لیکن حجاب اور تکلف سے بولتا ہے تو مجھے اس سے خوشی نہیں ہوگی۔ البتہ کسی نے یہ بتایا کہ وہ بغیر کسی تکلف اور حجاب کے انگریزی بولتا ہے البتہ کبھی غلطی بھی کر جاتا ہے تو اس سے مجھے خوشی ہوگی۔ میری تسلی کی خاطر فرمایا کہ ماہر سے ماہر لوگ بھی ابتداء میں غلطیاں کرتے ہیں اس لئے غلطیوں سے گھبراتے ہوئے بولنے سے رُکنا درست نہیں البتہ اپنی غلطیوں کی اصلاح کرتے رہنا چاہئے۔

حضور نے دوسری ہدایت یہ فرمائی کہ مجھے ہر ہفتہ باقاعدگی سے خط لکھتے رہنا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس عاجز نے حضور کی ان دونوں نصائح پر عمل کرنے کی سعادت پائی اور بے شمار برکات حاصل کیں۔ ملاقات کے آخر میں خاکسار نے نوٹ بک پیش کرتے ہوئے دست مبارک سے کچھ تحریر فرمانے کی درخواست کی تو حضور نے تحریر فرمایا:

"اللہ تعالیٰ ... حافظ و ناصر ہو ... "

حضور کی یہ ... میرے پاس محفوظ ہے۔

خاکسار کے لندن میں قیام کے آخری دن اس لحاظ سے بہت یادگار اور بابرکت ایام تھے کہ انہی دنوں حضور انگلستان میں رونق افروز تھے۔ یہ ۱۹۷۳ء کے ستمبر کی بات ہے۔ حضور لندن تشریف لائے اور مشن ہاؤس میں تین مبلغین کی اکٹھی ملاقات ہوئی تو حضور نے فرمایا کہ ان تینوں میں سے ایک نے تو یہاں نہیں رہنا۔ حضور کا روئے سخن خاکسار کی طرف تھا کیونکہ مجھے انگلستان آئے تین سال ہو چکے تھے جبکہ دوسرے دو مبلغین ابھی حال ہی میں آئے تھے۔ حضور کا یہ طرز بیان بھی اپنے اندر حکمت کے کئی پہلو لئے ہوا تھا جس کا ہمیں بعد میں اندازہ ہوتا رہا۔

لندن میں حضور کے قیام کے دوران میرے لئے حضور کے اس قدر قریب رہ کر خدمت کرنے کا پہلا موقع تھا اور میں اپنے طور پر یہ سمجھتا تھا کہ حضور میرے چہرہ سے تو واقفیت رکھتے ہوں گے لیکن شاید حضور کو میرا نام یاد نہیں ہوگا۔ میری یہ غلط فہمی بھی جلد ہی دور ہو گئی۔ دوسرے تیسرے روز ہی حضور اپنے دفتر میں تشریف فرما تھے میں ساتھ والے کمرے میں کوشش پر آمادہ تھا کہ اچانک حضور نے فرمایا "عطاء المجیب" میں فوراً حاضر ہوا اور حکم کی تعمیل کی۔

حضور اپنے خدام کی قلبی کیفیت کو جس طرح بھانپ لیتے اور پُر لطف مذاق فرماتے تھے اس کا بھی ایک دلچسپ واقعہ ہے۔ انہی دنوں کا واقعہ ہے حضور کسی جگہ تشریف لے جانے کے لئے کار میں سوار ہونے سے قبل مسجد کے احاطہ میں چہل قدمی فرما رہے تھے۔ خاکسار نے انہی دنوں ایک چھوٹا سا نیا کیمرہ لیا تھا۔ میری یہ خواہش تھی کہ حضور کی تصویر لے کر اس کیمرہ کا افتتاح کروں لیکن کچھ حضور کی شخصیت کے رعب کی وجہ سے اور کچھ کیمروں کے بارہ میں حضور کے تفصیلی علم کی وجہ سے ہمت نہیں پڑتی تھی کہ حضور کے سامنے کیمرہ کا استعمال کروں دل میں خوف یہ تھا کہ حضور نے میرے معمولی سے کیمرہ کو دیکھا تو کہیں یہ نہ فرمائیں کہ تم کب سے فوٹو گرافر بن گئے ہو۔ بہرحال اس روز حضور کی فوٹو لینے کی نیت سے کیمرہ تو میرے ہاتھ میں تھا لیکن میں کچھ اس انداز سے اُسے چھپائے پھر رہا تھا کہ حضور کی نظر بھی نہ پڑ جائے۔ اب ملاحظہ فرمائیں حضور کا پیارا انداز اور پُر لطف مذاق! مجھے اس حالت میں دیکھ کر فرمایا "تم نے یہ نسوار کب سے کھانی شروع کی ہے؟" عرض کیا کہ حضور یہ کیمرہ ہے۔ فرمایا "تو پھر اسے بند کیوں رکھا ہے۔ فوٹو کیوں نہیں لیتے؟" حضور کے اس پیارے انداز نے سب حجاب توڑ ڈالے اور میں نے اپنا کیمرہ نکال کر سب سے پہلے حضور کی متعدد تصاویر لیں۔ کیمرہ کا افتتاح بھی ہو گیا اور اس دن سے حضور کی شفقت کے سایہ میں فوٹو گرافی کا باقاعدہ آغاز بھی ہو گیا۔

تصاویر کے ذکر سے تصاویر سے متعلق ایک تاریخی واقعہ یاد آیا۔ اسی سفر کے دوران حضور ایک روز ایک ایسے علاقہ میں سیر کے لئے تشریف لے گئے جہاں پُرانے کھنڈرات اور آثار قدیمہ تھے۔ اس جگہ کافی دیر سیر فرماتے رہے۔ افراد قافلہ کے علاوہ بہت سے مبلغین اور دیگر مقامی احباب حضور کے ساتھ تھے۔ سیر کے دوران اچانک حضور نے ایک موقع پر کھنڈرات کو پس منظر میں رکھتے ہوئے مختلف مبلغین کے گروپ بنا کر اپنے کیمرہ سے تصاویر لیں۔ اسی طرح حضور کے ہمراہ بھی مختلف مبلغین کے گروپ فوٹو ہوئے۔ خاکسار کو بھی متعدد تصاویر میں شمولیت کا موقع ملا۔ جب حضور سب تصاویر لے چکے تو حضور نے ایک بہت ہی بصیرت افروز اور تاریخی فقرہ ارشاد فرمایا۔ مبلغین کے ان گروپ فوٹوز کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا "میں ان تصاویر کا عنوان رکھتا ہوں ـــ مستقبل کے معمار۔" کھنڈرات کے پس منظر کی وجہ سے عنوان کی معنویت پر سب جھوم اُٹھے۔

ان دنوں پاکستان میں شدید سیلاب آیا ہوا تھا۔ حضور کا معمول تھا کہ ہر روز فون پر سیلاب کی تازہ ترین اطلاعات اور پاکستان میں احباب جماعت کی خیریت کراچی سے دریافت فرماتے تھے۔ ایک روز خاکسار نے جب فون مل جانے کی اطلاع دی تو حضور کی رہائش والے فلیٹ سے کسی فنی خرابی کی وجہ سے بات نہ ہو سکی جس پر حضور کو سیڑھیوں سے نیچے تشریف لا کر دفتر سے بات کرنی پڑی۔ دوسرے ہی لمحہ فنی خرابی یا روک دور ہو جانے پر اوپر والے فلیٹ سے بھی بات کرنی ممکن ہو گئی۔ اس کیفیت میں حضور کو جو سیڑھیوں سے نیچے اُترنے کی زحمت دی گئی اس پر حضور نے ناراضگی کا اظہار فرمایا۔ میں تو اس اظہار خفگی پر اس قدر پریشان ہو گیا کہ چہرہ کا رنگ فق ہو گیا۔

چند منٹوں کے بعد حضور اُوپر والے فلیٹ میں تشریف لائے جہاں اکثر احباب جماعت کے ساتھ ڈرائنگ روم میں مجلس عرفان منعقد ہوتی تھی۔ حضور احباب جماعت کے درمیان تشریف فرما ہوئے۔ میں چند منٹ قبل کے واقعہ کی وجہ سے کمرہ کے ایک کونے میں دبکا ہوا تھا اور میری دلی کیفیت چہرہ سے نمایاں تھی حضور کی شفقت کے قربان جائیے کہ حضور نے میری اس حالت کو خوب محسوس فرمایا اور اس کے ازالہ کی کیا لطیف اور پیاری صورت اختیار فرمائی۔ حضور سیلاب کے بارہ میں ہی احباب سے کچھ فرما رہے تھے کہ اچانک سلسلہ کلام منقطع کرتے ہوئے میری طرف مخاطب ہوئے اور فرمایا "عطاء المجیب! ایک گلاس پانی تو لاؤ"۔ خاکسار فوراً گیا اور ایک گلاس میں پانی لا کر حضور کی خدمت میں پیش کر دیا۔ معلوم نہیں حضور نے وہ پانی واقعی پیا بھی یا نہیں لیکن اب میں سوچتا ہوں کہ بطور خاص اس خادم کو اس خدمت کا موقع دے کر حضور نے عملاً یہ بتا دیا کہ جو بات ہوئی وہ ختم ہو چکی اور پانی منگوانے کے وسیلہ سے خدمت کا موقع عطا فرما کر اپنی شفقت سے نوازا۔ یہ حضور کا ایسا پُر شفقت طریق تھا جس کی محبت بھری یاد آج بھی میرے دل پر نقش ہے۔

لندن سے خاکسار کی واپسی ۲۳ر ستمبر ۱۹۷۳ء کو ہوئی۔ اس کا معین پروگرام بھی حضور کی زیر ہدایت طے پایا۔ واپسی سے ایک روز قبل لندن مشن کی طرف سے ایک الوداعی تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ حضور نے بھی از راہ شفقت اس کو برکت بخشی اور غالباً یہ پہلا ہی موقع ہے کہ کسی غیر ملک سے مبلغ سلسلہ کی مرکز واپسی کی پارٹی میں خلیفہ وقت نے بنفس نفیس شرکت فرمائی ہو۔ اس تقریب کی ایک اور بات مجھے ہمیشہ یاد رہتی ہے جو حضور کی شفقت کی ایک مثال ہے۔ تقریب کے بعد بے شمار فوٹو ہوئے۔ مختلف گروپ بنے۔ جب تصاویر ہو چکیں تو حضور نے اس ناچیز خادم کو بطور خاص بلا کر اپنے ساتھ کھڑا کر کے فوٹو گرافروں کو کہا کہ اب تصاویر لو۔ میں اُس موقع پر احتراماً حضور سے قدرے ہٹ کر کھڑا ہوا تو حضور نے میرا بازو پکڑ کر اپنی طرف کھینچتے ہوئے فرمایا کہ قریب آ کر کھڑے ہو۔ چنانچہ اس طرح حضور کی خصوصی توجہ اور شفقت کا مورد بننے کا موقع ملا۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

پاکستان میں کچھ عرصہ قیام کے بعد ۱۹۷۵ء کے شروع میں خاکسار کو جاپان جانے کا ارشاد ہوا۔ روانگی سے قبل ملاقات، اجازت اور دُعا کی درخواست کی خاطر حضور کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضور ان دنوں جہلم میں تشریف فرما تھے۔ خاکسار ملاقات کے لئے کمرہ میں حاضر ہوا تو اس وقت محترم کرنل ڈاکٹر محمود الحسن صاحب اور ایک غیر از جماعت معزز دوست وہاں موجود تھے۔ حضور کچھ دیر ان سے مخاطب رہے اس کے بعد غیر از

(باقی ملاحظہ فرمائیے صفحہ پر)

محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ بھارت کا

علاقہ آندھرا پردیش کا کامیاب تربیتی دورہ

رپورٹ مرسلہ محترمہ اعظم النساء صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ حیدرآباد

یہ سرزمین دکن کی خوش قسمتی ہے کہ محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان نے علاقہ آندھرا کی لجنات کی تعلیم و تربیت کی خاطر شہر حیدرآباد میں ۱۴ روز قیام فرما کر مختلف علاقوں مثلاً شاد نگر، جڑچرلہ، محبوب نگر، دڈمان، چینتہ کنٹہ اور یادگیر (کرناٹک) کا دورہ فرمایا۔ الحمد للہ۔

یہ دورہ ہر لحاظ سے بہت کامیاب رہا۔ اور محترمہ صدر صاحبہ نے ایک منٹ بھی ضائع کئے بغیر کیا۔ انفرادی کیا اجتماعی ہر طریقے سے لجنات کی تربیت فرمائی۔ اس سے پہلے کہ دورہ کی روئداد قلمبند کروں۔ یہ ضروری ہے کہ اس دورہ کی غرض و غایت بیان کی جائے۔ یوں تو صدر لجنہ مرکزیہ قادیان ہر مرتبہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان کے ہمراہ تربیتی دورہ پر حیدرآباد تشریف لاتی رہیں۔ مگر یہ دورہ اپنی نوعیت کا پہلا دورہ تھا کیونکہ آپ بہ نفس نفیس اکیلی معہ صاحبزادی امۃ الرؤف صاحبہ کے محض اور محض لجنات کی تربیت کی خاطر حیدرآباد تشریف لائیں اور بائیس روز دن رات ایک کر کے احمدی خواتین کو از سرِ نو خلفاء عظام کی بابرکت تحریکات کے سلسلہ میں بیدار کرتی رہیں۔ آپ کا یہ ارشاد بار بار سننے میں آتا رہا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدائی آواز پر جس طرح میں لبیک کہہ رہی ہوں اور ایک نیا ولولہ لے کر یہاں آئی ہوں وہی جذبہ بیداری اور اطاعت کی روح آپ میں پیدا کرنا چاہتی ہوں۔ چنانچہ آپ واقعی یہی روح ہم میں پیدا کر کے واپس لوٹیں۔ فجزاھا اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

حسب پروگرام محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ مورخہ ۲۴/۷/۸۳ دوپہر تین بجے سکندرآباد پہنچیں۔ اسٹیشن پر سکندرآباد و حیدرآباد کی احمدی مستورات کی کثیر تعداد نے آپ کا والہانہ استقبال کیا اور آپ کی جائے رہائش "بیت النور" (محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب احمدی کی کوٹھی) پر انفرادی ملاقاتیں بھی ہوتی رہیں۔ علاوہ ازیں آپ نے لجنہ اماء اللہ حیدرآباد کے چاروں حلقوں میں انفرادی و اجتماعی ملاقاتوں کا علیحدہ علیحدہ پروگرام بھی رکھا۔ چنانچہ مورخہ ۲۷/۷/۸۳ "رشید مینشن" میں صبح گیارہ تا شام چار بجے آپ نے حلقہ لال ٹیکری کی ممبرات سے انفرادی ملاقات کی اور پھر اس کے بعد ایک اجلاس بھی ہوا جس میں محترمہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ نے دلنشیں انداز میں ممبرات کو مشفقانہ نصائح فرمائیں پابندی کے ساتھ اجلاسوں میں شرکت۔ چندہ ممبری اور چندہ تحریک جدید میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے اور اولاد کی تعلیم و تربیت کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی جس کا ممبرات پر گہرا اثر ہوا۔ اجلاس کے معاً بعد چار بجے تا سات بجے تمام مجلس عاملہ کی میٹنگ ہوئی جس میں تمام عہدیداران شامل ہوئیں۔ اس موقعہ پر لجنہ کی تنظیم کو ترقی دینے اور احمدی مستورات کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہر فرمان پر عمل پیرا کرنے کے لئے مختلف مفید تجاویز پیش کی گئیں۔ کام کی وسعت کے پیش نظر لجنہ اماء اللہ حیدرآباد کو چار کی بجائے چھ حلقوں (بنجارہ ہلز - یلے ملی - لال ٹیکری - فلک نما - قاضی پورہ - اور سعید آباد) میں تقسیم کیا گیا۔ محترمہ صدر صاحبہ مرکزیہ نے عہدیداران کو ایثار، اطاعت، تعاون اور خدمت کی روح پیدا کرنے اور دقت کی پابندی کی طرف توجہ دلائی نیز حالات کا جائزہ لینے کے بعد لجنہ کے پروگراموں اور اجلاسات کے طریقوں میں ترمیم فرما کر عہدیداران کو قیمتی نصائح سے نوازا اور فرمایا کہ لجنات کی بیداری اور ترقی کا انحصار عہدیداران کی حسن کارکردگی، قربانی اور باہمی پیار و محبت پر ہے۔ بعدہ آپ نے ہر شعبہ کا ریکارڈ چیک کیا۔

مورخہ ۲۸/۷/۸۳ کو سکندرآباد میں تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ جس کی رپورٹ قبل ازیں بدر میں آچکی ہے۔

مورخہ ۱/۸/۸۳ کو محترم احمد حسین صاحب کے مکان پر محترمہ صدر صاحبہ مرکزیہ نے صبح گیارہ تا چھ بجے شام حلقہ سعید آباد کی تمام ممبرات سے انفرادی ملاقات فرمائی بعدہٗ ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں محترمہ صدر صاحبہ مرکزیہ نے بہنوں کو اجلاسات میں پابندی کے ساتھ حاضری، چندہ ممبری میں اضافہ اور حضور پُرنور کے فرمان کے مطابق تحریک جدید کے دفتر سوم کی ذمہ داری اٹھانے اور باجماعت نمازوں کی پابندی اور تربیت اولاد کی طرف خصوصی توجہ دلائی اجلاس کے بعد کلو جمیعًا کا انتظام بھی کیا گیا تھا۔

مورخہ ۲/۸/۸۳ حلقہ فلک نما کا تربیتی اجلاس بمکان محترم جہانگیر علی صاحب نائب امیر جماعت منعقد ہوا۔ صدر صاحبہ مرکزیہ صبح گیارہ بجے تا شام چھ بجے وہیں مصروف رہیں انفرادی ملاقاتوں کے بعد اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے آپ نے بہنوں کو قیمتی نصائح سے نوازا۔ اور فرمایا کہ آپ آج یہ عہد کر کے یہاں سے اٹھیں کہ ہم بہرحال خلیفۂ وقت کے تمام حکموں پر عمل کریں گے اور اس کے لئے ہم اپنی جان، مال اور اولاد کی قربانی پیش کرنے سے بھی دریغ نہیں کریں گے۔ یہاں بھی اجلاس کے بعد کلو جمیعًا کا انتظام تھا۔ جس میں سب بہنوں نے مل کر کھانا کھایا۔

مورخہ ۳/۸/۸۳ کو حلقہ قاضی پورہ میں محترم یوسف حسین صاحب کے مکان پر تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ انفرادی ملاقاتوں کا اور تربیتی اجلاس کی کارروائی کا سلسلہ صبح گیارہ بجے تا شام چھ بجے جاری رہا۔ صدر صاحبہ مرکزیہ نے بہنوں کو تاکید کی کہ لجنہ کے اجلاسات میں پابندی سے حاضر ہوا کریں۔ آپ تبلیغ کا کام اور بچوں کی دینی تربیت تبھی کر سکتی ہیں جب اجلاسوں میں آ کر کچھ سیکھیں۔ گھروں میں نماز باجماعت کا انتظام کریں۔ اپنے گھروں کا جائزہ لیں۔ جب آپ کا نمونہ قرآن مجید اور آنحضرت صلعم کے اسوۂ حسنہ کے مطابق ہوگا تب ہی آپ تبلیغ صحیح رنگ میں کر سکیں گی۔ یہاں بھی کلو جمیعًا کا انتظام تھا۔ سب بہنوں نے مل کر کھانا کھایا۔ ہر حلقہ میں حضور ایدہ اللہ کی تقریر کا کیسٹ بھی سنایا گیا۔ ظہر و عصر کی نمازیں باجماعت ادا کی گئیں۔

حیدرآباد کے تمام حلقوں کا کامیاب دورہ کرنے کے بعد صدر صاحبہ مرکزیہ، صاحبزادی امۃ الرؤف صاحبہ اور چند مستورات کے ہمراہ ۴/۸/۸۳ کو یادگیر تشریف لے گئیں۔

یادگیر اسٹیشن پر صدر صاحبہ مرکزیہ کا لجنہ و ناصرات نے والہانہ استقبال کیا۔ صدر صاحبہ نے انفرادی ملاقات کی۔ ۵/۸/۸۳ بروز جمعہ لجنہ اماء اللہ یادگیر کا تربیتی اجلاس زیر صدارت صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ منعقد ہوا۔ محترمہ عائشہ صدیقہ صاحبہ کی تلاوت کلام پاک کے بعد عزیزہ کوثر صدیقہ کی نظم ہوئی۔ بعدہٗ محترمہ محمودہ الیاس صاحبہ نے سپاسنامہ پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ نے بہنوں کو مخاطب کیا۔ اور زریں نصائح سے نوازا۔ آپ نے فرمایا نماز باجماعت کی پابندی کریں۔ قرآن مجید پڑھیں جن بہنوں کو قرآن شریف ناظرہ آتا ہے وہ ترجمہ سیکھیں اور جنہیں ترجمہ آتا ہے وہ تفسیر پڑھیں۔ ہر بہن داعی الی اللہ بنے۔ بچوں کی بہتر تربیت کریں۔ اپنی بچیوں کو ناصرات کے اجلاسات میں بھیجیں اور اسوۂ نبی پاک کو اپنائیں۔ صدر صاحبہ کے خطاب کے بعد عزیزہ طاہرہ تسنیم کی نظم ہوئی۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

ہر ممبر سے صدر صاحبہ مرکزیہ نے انفرادی ملاقات کی۔ یادگیر کے دو گھروں میں تعزیت کے لئے بھی گئیں۔ مورخہ ۶/۸/۸۳ کو ۱۰ بجے دن آپ یادگیر سے واپس حیدرآباد کے لئے روانہ ہوئیں۔ صدر صاحبہ مرکزیہ کو یادگیر کی لجنہ و ناصرات الوداع کہنے اسٹیشن پر آئی تھیں۔

مورخہ ۷/۸/۸۳ تا ۱۰/۸/۸۳ صدر صاحبہ مرکزیہ سے انفرادی ملاقاتیں محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب کے مکان پر ہوتی رہیں۔ اور صدر صاحبہ مرکزیہ نے حیدرآباد کے چند گھروں پر تشریف لے جا کر تعزیت فرمائی۔ بیمار پرسی کی اور خوشی کی تقاریب میں بھی شرکت فرمائیں۔

حسب پروگرام مورخہ ۱۱/۸/۸۳ کو بعد نماز فجر صدر صاحبہ مرکزیہ چند عہدیداران کے ہمراہ بذریعہ موٹر شاد نگر۔ جڑچرلہ۔ محبوب نگر چینتہ کنٹہ اور دڈمان کے تربیتی دورہ پر تشریف لے گئیں۔ شاد نگر صبح نو بجے پہنچیں بہنوں سے انفرادی ملاقاتیں ہوئیں۔ لجنہ کا تربیتی اجلاس ہوا کلو جمیعًا کے بعد یہ وفد صبح ۱۱ بجے جڑچرلہ کے لئے روانہ ہوا۔ اور ایک بجے جڑچرلہ پہنچا۔ مسجد میں نماز ظہر و عصر باجماعت ادا کی گئی۔ انفرادی ملاقاتوں کے بعد ایک تربیتی اجلاس ہوا۔ کلو جمیعًا کے بعد ٹھیک تین بجے محبوب نگر کے لئے روانہ ہوئے۔ ٹھیک ۴ بجے محبوب نگر پہنچے چونکہ وہاں لجنہ کا قیام نہیں ہوا تھا۔ اس لئے لجنہ قائم کی گئی۔ محبوب نگر سے نکل کر اسی دن رات آٹھ بجے چینتہ کنٹہ پہنچ گئے۔

مورخہ ۱۲/۸/۸۳ کو جمعہ تھا بعد نماز جمعہ چینتہ کنٹہ میں ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں

صدر صاحبہ مرکزیہ نے بہنوں کو ان کے فرائض سے آگاہ فرماتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تمام تحریکات پر لبیک کہنے کی تلقین فرمائی مثلاً نماز باجماعت کی پابندی، تنظیم کی اہمیت، پردہ اختیار کرنے، تحریک جدید کے چندوں میں حصہ لینے، علم حاصل کرنے اور تربیت اولاد پر زور دیا۔ اس کے بعد ٹھیک چار بجے حیدر آباد کے لئے نکل پڑے۔ راستہ میں دو گھنٹے ڈمان میں قیام کر کے وہاں لجنہ قائم کی گئی۔ اور بہنوں کو نصیحت فرمائی اور انہیں اسلامی احکام سے آگاہ کر کے نماز اور قرآن شریف اور اردو پڑھنے کی طرف توجہ دلائی۔ بہنیں صدر صاحبہ مرکزیہ سے انفرادی ملاقات کر کے بہت خوش اور متأثر ہوئیں۔ شام چھ بجے وہاں سے چل پڑے اور جڑچرلہ میں ایک گھنٹہ مکرم امیر صاحب اور مکرم میر احمد عارف صاحب کے مکان پر قیام کر کے رات بارہ بجے خیریت کے ساتھ حیدر آباد پہنچ گئے۔

مورخہ ۱۴؍۸۲ کو حیدر آباد کے تمام حلقوں کا ایک مشترکہ تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس کی کاروائی محترمہ صالحہ نسرین صاحبہ کی تلاوتِ قرآن مجید سے شروع ہوئی۔ محترمہ امۃ القیوم صاحبہ نے نظم پڑھی۔ بعدہٗ خاکسار صدر لجنہ مقامی نے محترمہ صدر صاحبہ مرکزیہ کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا۔ اور صاحبزادی امۃ الرؤف صاحبہ کو بی اے آنرز میں نمایاں کامیابی اور گولڈ میڈل حاصل کرنے پر مبارک باد دی۔ اس کے بعد محترمہ صدر صاحبہ نے خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا لجنہ کو تنظیم میں بیداری پیدا کر کے حضور کے ہر ارشاد پر عمل پیرا ہوں۔ پردہ کی پابندی اور نماز میں باقاعدگی کے سلسلہ میں اپنے گھروں کا جائزہ لیں۔ تحریک جدید دفتر سوم کی جو ذمہ داری مستورات پر ڈالی گئی ہے۔ اس کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔ آپ نے جوبلی فنڈ کی ادائیگی۔ قرآن مجید اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کے مطابق اپنی زندگیاں گذارنے۔ اور اولاد کی تربیت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ ناصرات کے اجلاسوں میں اپنی بچیوں کو بھجوائیں تا وہ دین کی باتیں سیکھیں یہ عمر دینی تعلیم سیکھنے کی بہترین عمر ہے۔ اور ناصرات نے ہی تعلیم سے آراستہ ہو کر تربیت پا کر لجنہ میں آنا ہے اور پھر اسلام کی عظیم ذمہ داری کو نبھانا ہے۔ اس لئے ماؤں کی ذمہ داری ہے کہ وہ خود تربیت حاصل کریں اور اپنی اولاد کی تربیت اسلامی رنگ میں کریں۔ صدر صاحبہ مرکزیہ کے اس بصیرت افروز خطاب کے بعد عزیزہ بشریٰ مبارکہ صاحبہ کی نظم ہوئی۔ محترمہ فوزیہ ظفر صاحبہ نے رپورٹ پیش کی۔ خاکسارہ نے شکریہ ادا کیا اور دعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ ظہر کی نماز باجماعت ادا کرنے کے بعد تمام بہنوں نے صدر صاحبہ مرکزیہ سے انفرادی ملاقات کرنے کا شرف حاصل کیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۲۷۵ بہنیں اور لڑکیاں اجلاس میں شریک ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ہمیں محترمہ صدر صاحبہ مرکزیہ کی قیمتی نصائح پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

مورخہ ۱۵؍۸۲ کو لجنہ کی اکثر بہنیں صدر صاحبہ مرکزیہ سے ملاقات کے لئے آپ کی جائے رہائش پر گئیں۔

مورخہ ۱۶؍۸۲ کو آپ کی واپسی تھی اسٹیشن پر حیدر آباد و سکندر آباد کی بہنوں نے اپنی نیک تمناؤں اور دعاؤں کے ساتھ ہر دل عزیز صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ اور صاحبزادی امۃ الرؤف صاحبہ کو خدا حافظ کیا۔

بائیس ۲۲ دن کا عرصہ آپ نے بغیر آرام کئے لجنات میں بیداری پیدا کرنے کے لئے صرف کیا۔ موسم کی خرابی کے باوجود آپ نے گاؤں گاؤں بارش میں بھیگتے اور گرمی کی تپش برداشت کرتے ہوئے دورہ فرمایا۔ آپ کی طبیعت ناساز بھی رہی مگر آرام نہ لیا خدا کرے کہ محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی یہ مساعی باثمر ہوں اور اللہ تعالیٰ آپ کی عمر میں برکت دے اور آپ کی قیادت تادیر ہم میں قائم رہے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

احبابِ جماعت کیلئے

صد سالہ جوبلی منصوبے کا روحانی پروگرام

صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبے کی کامیابی کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے احباب جماعت کے لئے دعاؤں اور عبادات کا ایک خاص پروگرام تجویز فرما رکھا ہے۔ جو درج ذیل ہے:۔

(۱) جماعت کے قیام پر ایک صدی مکمل ہونے تک ہر ماہ احباب جماعت ایک نفلی روزہ رکھا کریں جس کے لئے ہر قصبہ شہر یا محلّہ میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جائے۔

(۲) دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نمازِ عشاء کے بعد سے لے کر نمازِ فجر کے پہلے تک یا نماز ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

(۳) کم از کم سات بار روزانہ سورہ فاتحہ کی دعا غور و تدبر کے ساتھ پڑھی جائے۔

(۴) درود شریف اور تسبیح و تحمید (سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ) نیز استغفار کا ورد روزانہ ۳۳-۳۳ بار کیا جائے۔

(۵) مندرجہ ذیل دعائیں روزانہ کم از کم گیارہ بار پڑھی جائیں۔

۱۔ رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ ۲۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

(۶) ان کے علاوہ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی زبان میں بھی بکثرت دعائیں کرنے کی تاکید فرمائی تا کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر قربانیوں کو قبول فرمائے اور صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عظیم منصوبے کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے اور ہم شاہراہ غلبۂ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھتے جائیں۔

احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اس پروگرام کے مطابق خود بھی اپنا عمل جاری رکھیں اور دوسروں کو بھی وقتاً فوقتاً تحریک کرتے رہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کی یادیں

بقیہ صفحہ ۸

جماعت سے مخاطب ہوتے ہوئے میری طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا یہ ہمارے مبلغ ہیں پہلے تبلیغ کے لئے مغرب میں گئے تھے اور اب مشرق میں جا رہے ہیں۔ آؤ دعا کر لیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامیابی دے۔ اس کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کروائی اور پھر اس عاجز کو شرف معانقہ عطا فرمایا۔ ۱۹۷۸ء میں حضور کی خصوصی اجازت سے مرکز سلسلہ میں حاضر ہوا تو متعدد بار حضور کی خدمت میں حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ حضور نے جاپان تشریف لانے کی خواہش کا ذکر فرمایا ۱۹۸۰ء میں تو حضور کے جاپان تشریف لانے کا پروگرام طے ہو گیا تھا۔ ہم یہاں چشم براہ تھے کہ اچانک پروگرام بدل گیا پھر ۱۹۸۲ء میں حضور کی یہاں تشریف آوری کی امید لگائے بیٹھے تھے کہ حضور کو ہی اللہ تعالیٰ کے دربار سے بلاوا آ گیا۔ اللہ تعالیٰ کی کسی حکمت کی وجہ سے یہ صورت نہ پیدا ہو سکی حضور سے خاکسار کی آخری ملاقات جنوری ۱۹۷۹ء میں ہوئی۔ اور فون پر آخری گفتگو ۲۰ر تاریخ ۱۹۸۲ء کو ہوئی۔ آہ اب نہ یہ ملاقاتیں اور نہ وہ پیاری باتیں! حضور کی باتوں میں ایک غیر معمولی صورت محبت اور شفقت ہوتی تھی۔ یہ مبارک وجود ساری دنیا کے لوگوں کے لئے محبت و شفقت کا سفیر اور علمبردار تھا۔ ایسی محبت کی تاثیر تھی کہ میں نے ایسے احمدی دوستوں کی نمناک آنکھوں کو بھی دیکھا ہے جنہیں عمر بھر کبھی اس بابرکت وجود کی زیارت کا تو موقع نہیں مل سکا لیکن اس کی محبت اور شفقت احسانات اور عظمت کا ان کے دلوں پر ایسا گہرا نقش تھا کہ اس کی علالت اور پھر وفات کی خبر سن کر ان کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو جاری ہو جاتے تھے۔

اللہ تعالیٰ اپنے اس پیارے بندے کو پیار بھری جنتوں میں خاص مقام قرب سے نوازے اور بلند سے بلند درجات عطا فرمائے آمین۔

ضروری تصحیح

بدر کے گزشتہ شمارہ کے سرورق اور صفحہ ۲ پر اخبار کی اشاعت کی تاریخیں اور شمارہ نمبر سہو کتابت سے غلط شائع ہوئے ہیں۔ اصل تاریخیں ۲۹ر ذیقعد مطابق ۸ر تبوک مطابق ۸ر ستمبر ہیں اور شمارہ ۳۶ ہے۔ قارئین اس کے مطابق تصحیح فرما لیں۔ ادارہ اس فروگزاشت کے لئے معذرت خواہ ہے۔

بدر کی توسیع اشاعت ہر احمدی کا فرض ہے۔ (مینیجر بدر)

شاہراہِ غلبۂ اسلام پر

ہماری کامیاب تبلیغی و تربیتی مساعی

امریکہ میں نئے مشنز اور مساجد کا منصوبہ

محترم وکیل المال (ثانی) تحریک جدید ربوہ کی طرف سے الفضل میں شائع شدہ رپورٹ کے مطابق حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ العزیز نے جماعتہائے احمدیہ امریکہ کو تحریک فرمائی کہ آئندہ چار پانچ سال کے اندر اندر پانچ اہم جگہوں پر نئے مشن ہاؤسز اور مساجد تعمیر کریں۔ چنانچہ ابھی اس تحریک کو جاری ہوئے آٹھ ماہ کا عرصہ ہی ہوا ہے کہ ۱۲ر جولائی کی رپورٹ کے مطابق وعدے ۲۶۹،۸۲،۲۶ ڈالرز کے یعنی (۳۹،۹۹،۰ و ۹۶ لاکھ روپے) کے اور ۵ لاکھ ڈالر کی زمین کے عطیہ کے علاوہ نقد وصولی ۷۰۰،۶ ڈالرز یعنی ۵۰۷،۱۲،۲۲ روپے ہو گئی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

ایک احمدی سائنسدان خاتون کا اعزاز

الفضل مجریہ ۱۳ر ۸۳ میں دی گئی تفصیل کے مطابق عزیزہ مکرمہ امۃ المجیب صاحبہ بنت چوہدری اکرام اللہ صاحب (ملتان) جنہیں اکتوبر ۱۹۸۲ء میں آکسفورڈ یونیورسٹی سے ڈاکٹر آف فلاسفی کی ڈگری حاصل کرنے پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ ۱۹۸۲ء کے موقع پر طلائی تمغہ عطا فرمایا تھا۔ اب تک مختلف بین الاقوامی کانفرنسوں میں اپنے تحقیقی مقالہ جات پڑھ چکی ہیں ان کی تحقیق کا میدان "CRITICAL PROPERTIES OF DISORDERED SYSTEMS" ہے۔

حال ہی میں عزیزہ موصوفہ نے برازیل کی یونیورسٹی بمقام RIO DE JANEIRO کے ایک سینئر پروفیسر کے ساتھ مل کر کامیاب تحقیق کی ہے اور پروفیسر مذکور کے ایک مقالہ BREAK-COLLAPSE METHOD FOR RESISTOR NETWORK کے لئے اپنی تحقیق کے نتائج سے پروفیسر صاحب کو مطلع کیا۔ پروفیسر صاحب کا مقالہ بجلی کے ایصال کے لئے مزاحمتوں کے مجموعی عمل کو حسابی شکل میں بدلنے کے لئے موجودہ مشہور طریق بذریعہ KIRCHHOFF'S LAWS کے بغیر ہی مزاحمتوں میں بجلی کے ایصال کے مجموعی عمل کو آسانی سے شمار کر لیتا ہے۔ اس تحقیق کے لئے مکرمہ امۃ المجیب صاحبہ کی معلومات اس قدر مفید ثابت ہوئیں کہ انہوں نے اپنے مقالہ میں عزیزہ کے مقولہ جات کا حوالہ بھی دیا ہے اور ممنونیت کا اظہار کیا ہے۔ اس مقالہ کے مصنف تین نامور سائنسدان ہیں۔ ایک برازیل کے PROFESSOR C. TSALLIS ہیں۔ دوسرے اٹلی کی NAPLES یونیورسٹی کے PROF. A. CONIGLIO اور تیسرے امریکہ کی مشہور بوسٹن یونیورسٹی کے PROF. S. REDNER ہیں۔

احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ موصوفہ کے لئے یہ اعزاز مزید کامرانیوں اور خیر و برکت کا پیش خیمہ ثابت کرے۔ اور علمی لحاظ سے اعلیٰ سے اعلیٰ کامیابیاں عطا کرے۔ آمین۔

جزائر فجی میں تبلیغ اسلام

جزائر فجی میں متعین مرکزی مبلغ مکرم سید سجاد احمد صاحب وکالت تبشیر ربوہ کو اطلاع دیتے ہیں کہ ۱۸ اور ۱۹ر جون کو بھرپور یوم التبلیغ منائے گئے۔ مرکز سے ساٹھ میل دور پہنچ کر پیغام حق پہنچایا گیا۔ خدا کے فضل سے NAYAYU کے علاقہ میں چالیس گاؤں تک پیغام حق پہنچایا گیا۔ احباب جماعت نے حضور کے خطبات کی وجہ سے غیر معمولی تعاون کیا۔ TAILEYU ٹاؤن میں مارکیٹ ڈے ہونے کی وجہ سے بے شمار مرد و خواتین جمع تھے۔ چنانچہ یہاں پیغام احمدیت بڑی خوش اسلوبی سے پہنچایا جا سکا۔ ایک تیرہ سالہ نوجوان نے فریضہ تبلیغ کے لئے اپنے آپ کو وقف کیا اور احمدیت کی تعلیم حاصل کرنا شروع کی۔

NAYAYU پہنچنے پر دیکھا کہ آٹھ گاؤں کے مرد و خواتین رگبی کے میچ سے لطف اندوز ہونے کے لئے جمع ہیں۔ یہاں احباب سے تبلیغی گفتگو ہوئی۔ لٹریچر تقسیم کیا۔

یہاں لوگ پمفلٹ شوق سے لیتے ہیں اور اس کا مطالعہ کرتے ہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بہت وقت قرب و جوار میں احمدیت کا پیغام پہنچا دیا۔ انیس جون کو بعض اعلیٰ حیثیت کے خاندانوں میں تبلیغ کا موقع ملا۔ تبلیغی گفتگو بہت اچھے ماحول میں ہوئی اور نیک اثر پیدا ہوا۔ دو دنوں میں قریباً چار ہزار پمفلٹ تقسیم کئے گئے۔

سید سجاد احمد صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ بفضلہ تعالیٰ تین افراد بیعت کر کے سلسلہ میں داخل ہوئے۔ احباب دعا فرمائیں کہ قرآنی ارشاد کے بموجب ہر احمدی داعی الی اللہ بن جائے اور اللہ اس کے شیریں ثمرات ظاہر فرماوے۔

ربوہ میں "دارالقضاء" کی نئی عمارت کا سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب

ربوہ۔ ۱۸ر ظہور/اگست۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں شام پونے سات بجے کے قریب "دارالقضاء" کا سنگ بنیاد رکھا۔ قریباً پانچ لاکھ روپے کی لاگت سے تعمیر ہونے والی یہ خوبصورت عمارت انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ چند ماہ میں مکمل ہو جائے گی۔ یہ عمارت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی طرف سے نو تشکیل شدہ "ادارہ تعمیر" کے زیر اہتمام بننے والی پہلی عمارت ہو گی۔ یہ ادارہ حضور ایدہ اللہ نے حال ہی میں قائم فرمایا ہے۔ یہ ادارہ انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹکٹس اینڈ انجینئرز کے سرپرست محترم چوہدری حمید اللہ صاحب اور چیئرمین مکرم قریشی افتخار احمد صاحب کی زیر نگرانی کام کرے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ قریباً پونے سات بجے احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے شمالی قطعہ میں تشریف لائے۔ حضور کی آمد پر محترم چوہدری حمید اللہ صاحب نے حضور کا استقبال کرنے کی سعادت حاصل کی۔ حضور تشریف لاتے ہی بنیاد کی طرف آئے اور ایک اینٹ اپنے دونوں ہاتھوں میں پکڑ کر دعا فرمائی اور اس کے بعد اینٹ نصب فرمائی۔ حضور کے بعد دیگر احباب نے بالترتیب اینٹیں رکھیں۔

بعد ازاں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی اور اس کے بعد واپس تشریف لے گئے۔ زیر تعمیر عمارت کا مسقف رقبہ ۲۷۰۰ مربع فٹ ہے۔ اس میں کل چھ بلاکس ہونگے جس میں مقدمات کی سماعت کے لئے دو کمرے ہوں گے۔ ریکارڈ روم ہوگا۔ لائبریری ہوگی۔ دفتر ہوگا۔ اس کے علاوہ دو انتظار گاہیں ہونگی۔ ایک مردوں اور ایک عورتوں کے لئے۔ اور ایک کمرہ استقبال شامل ہوں گے۔ اس عمارت کا نقشہ محترم ملک شفیق احمد صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور نے انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹکٹس اینڈ انجینئرز کے زیر اہتمام تیار کیا ہے۔ (بحوالہ الفضل ۲۴ر اگست ۱۹۸۳ء)

کلکتہ میں دورہ مغربی افریقہ و اسپین کی V.D.O کیسٹس کی نمائش

مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر انچارج مبلغ کلکتہ اطلاع دیتے ہیں کہ مسجد احمدیہ کلکتہ میں مورخہ ۷ر اگست بروز اتوار بعد نماز مغرب V.C.R کی مدد سے اسپین میں ساڑھے سات سو سال بعد تعمیر ہونے والی پہلی مسجد احمدیہ کے افتتاح اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے دورہ انگلستان کی V.D.O کیسٹ کے دکھانے کا اہتمام کیا گیا۔ اسی طرح اگلے ہفتے یعنی مورخہ ۱۴ر اگست کو مسجد احمدیہ میں ہی بعد نماز عصر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے دورہ افریقہ اور اسپین کی مذکورہ مسجد کے سنگ بنیاد پر مشتمل V.D.O کیسٹ دکھائی گئی۔ یہ کیسٹس مکرم ڈاکٹر منصور احمد صاحب کیرالہ کی صوبائی کمیٹی کے صدر صاحب نے بھجوائی تھیں۔ فجزاہم اللہ۔ اس موقعہ پر کثیر تعداد میں غیر از جماعت افراد کو دعوت دی گئی اور باقاعدہ دعوتی کارڈ تقسیم کر کے انہیں بلایا گیا۔ اس پروگرام کو احمدیوں اور غیر احمدیوں نے بڑی دلچسپی سے دیکھا۔ غیر از جماعت افراد بے حد متاثر ہوئے۔ اس موقعہ پر مہمانوں کی چائے سے تواضع بھی کرائی گئی اور لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ بہت سے زیر تبلیغ افراد سے اس موقعہ پر تبادلہ خیالات بھی ہوا۔ علاوہ ازیں مکرم علی احمد صاحب اور مکرم فیروز الدین صاحب انور نے اپنے اپنے گھروں میں بھی اپنے زیر تبلیغ افراد کو بلا کر مذکورہ کیسٹس دکھانے کا اہتمام کیا۔ ایسے افراد جنہوں نے اس پروگرام میں حصہ لیا ہے وہ مسلسل احمدیہ مشن ہاؤس سے رابطہ قائم کئے ہوئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں قبولِ حق کی توفیق بخشے۔ آمین۔ ہم مکرم مولوی محمد ابوالوفاء صاحب مبلغ کالیکٹ کے ممنون ہیں کہ انہوں نے اس سلسلہ میں بھرپور تعاون فرمایا۔ فجزاہ اللہ خیراً۔

مجلس انصار اللہ بھدرک کا ماہانہ تبلیغی جلسہ

مکرم محمد عبدالرب صاحب زعیم مجلس انصار اللہ بھدرک (اڑیسہ) سے اطلاع دیتے ہیں کہ ماہ اگست ۱۹۸۳ء کا ماہانہ تبلیغی جلسہ مکرم گل محمد صاحب شاہ کے مکان پر بعد نماز مغرب زیر

صدارت محترم شیخ رحمت اللہ صاحب ایف سی ۔ آئی منعقد ہوا۔ عہد دہرانے اور تلاوت قرآن مجید و نظم خوانی کے بعد عزیزم مظفر احمد صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ نے وفات مسیح کے موضوع پر مکرم مولوی ہارون رشید صاحب، مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور مبلغ بھدرک اور مکرم حاتم خان صاحب نے "اجرائے نبوت" کے موضوع پر تقاریر کیں۔ اس کے بعد مکرم مبارک احمد صاحب کی تقریر "ضرورتِ خلافت" پر ہوئی۔ جلسہ کے اختتام سے قبل سوال و جواب کی محفل منعقد ہوئی۔ جس میں سوالات کے تسلی بخش جواب مکرم مولوی ہارون رشید صاحب نے دیئے۔ جلسہ میں غیر از جماعت احباب کو بھی تبادلہ خیالات کی دعوت دی گئی۔ صدارتی تقریر اور اجتماعی دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ مکرم گل محمد شاہ صاحب نے حاضرین کی چائے اور بسکٹ سے تواضع کی۔ فجزاہ اللہ خیراً۔

جماعتِ احمدیہ رشی نگر کے تربیتی اجلاسات

مکرم محمد رفیق صاحب بٹ قائمقام قائد جماعت احمدیہ رشی نگر تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۵/۸/۸۳ کو زیرِ صدارت مکرم مولوی محمد عبد اللہ صاحب فرخ ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم خوانی کے بعد مکرم عبد الحی صاحب معلّم وقفِ جدید اور مکرم مولوی محمد عبد اللہ صاحب فرخ نے خدام کو چند نصائح کیں بعد دعا تربیتی اجلاس ختم پذیر ہوا۔ اسی طرح مورخہ ۱۱/۸/۸۳ ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی محمد ایوب صاحب ساجد مبلّغ سلسلہ نے تقریر کی۔ صدارتی تقریر کے بعد دعا یہ تربیتی اجلاس ختم پذیر ہوا۔

مورخہ ۲۲/۸/۸۳ کو محترم ملک صلاح الدین صاحب انچارج وقفِ جدید معہ مکرم عبد الحق صاحب معلّم وقفِ جدید دورہ پر رشی نگر آئے۔ بعد نماز مغرب و عشاء ایک تربیتی جلسہ ہوا۔ جس کی صدارت محترم ملک صلاح الدین صاحب نے فرمائی۔ تلاوت و نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی محمد عبد اللہ صاحب فرخ مبلّغ سلسلہ نے تقریر کی۔ مکرم عبد السلام صاحب لون صدر جماعت نے محترم ملک صاحب کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا۔ بعدہٗ محترم ملک صاحب نے احباب جماعت سے خطاب فرمایا۔ اس اجلاس کی آخری تقریر مکرم عبد الحق صاحب معلّم وقفِ جدید کی ہوئی۔ بعد دعا اجلاس ختم پذیر ہوا۔

پیغام حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بقیہ صـ۲

بدظنی کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

"بدظنی ایک ایسا مرض ہے اور ایسی بری بلا ہے جو انسان کو اندھا کر کے ہلاکت کے تاریک کنویں میں گرا دیتی ہے۔ بدظنی ہی ہے جس نے ایک مردہ انسان کی پرستش کرائی۔ بدظنی ہی تو ہے جو لوگوں کو خدا تعالیٰ کی صفات خلق، رحم، رازقیت وغیرہ سے معطل کر کے نعوذ باللہ ایک فردِ معطل اور نکمے بے کار بنا دیتی ہے۔ الغرض اسی بدظنی کے باعث جہنم کا بہت بڑا حصہ اگر کہوں کہ سارا حصہ بھر جائے گا تو مبالغہ نہیں۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۵۶)

پھر فرماتے ہیں :۔

"میں سچ کہتا ہوں کہ بدظنی بہت ہی بری بلا ہے جو انسان کے ایمان کو تباہ کر دیتی ہے .... یہ بہت ہی خطرناک بیماری ہے جس سے انسان بہت جلد ہلاک ہو جاتا ہے۔" (ملفوظات جلد اوّل صـ۳۵۶)

اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں :۔

تم دیکھ کر بھی بد کو بچو بدگمان سے ۔ ڈرتے رہو عقاب خدائے جہان سے
شاید تمہاری آنکھ ہی کر جائے کچھ خطا ۔ شاید وہ بد نہ ہو جو تمہیں ہے وہ بدنما
شاید تمہاری فہم کا ہی کچھ قصور ہو ۔ شاید وہ آزمائش ربّ غفور ہو
پھر تم تو بدگمانی سے اپنی ہوئے ہلاک ۔ خود سر پر اپنے لے لیا خشمِ خدائے پاک

پس ہماری ہر وقت یہ دعا اور یہ کوشش ہونی چاہیئے کہ ہمارا مولیٰ ہمیں تکبر اور بدظنی سے بچا لے۔ ہمیں ہر بری عادت کو ترک کرنے اور اچھی عادت اختیار کرنے کی توفیق بخشے۔

اے میرے پیارو اور میرے آقا کے مقدس درختِ وجود کی سرسبز شاخو! میرا ربّ تمہیں ہمیشہ سرسبز اور شاداب رکھے تمہاری مشکلات دور فرمائے۔ تمہیں اپنی رضا کا اپنے پیار اور اپنی رحمت سے نوازے۔ آمین

والسّلام۔ خاکسار

مرزا طاہر احمد

(بحوالہ ماہنامہ تحریک جدید ربوہ جولائی ۱۹۸۳ء صـ۶تا۸)

اسلام کی اصل ترقی ذکرِ الٰہی اور عبادت پر زور دینے سے ہی ہوگی

ارشاد سیّدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

قرآن مجید میں پیدائش انسانی کا اصل مقصود عبادت الٰہی بیان کیا گیا ہے۔ اور ذکر الٰہی پر بہت زور دیا گیا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم ذکر الٰہی اور عبادت کے قیام کی طرف خصوصی توجہ دیں۔ ذیل میں حضرت المصلح الموعودؓ کا ایک ارشاد درج کیا جاتا ہے آپؓ فرماتے ہیں :۔

"اللہ تعالیٰ زمانہ محمدی کے لوگوں سے کہتا ہے فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ۔ تم کو چاہیئے کہ تم عبادتوں میں اپنا وقت لگاؤ اور ذکر الٰہی کی عادت ڈالو یہی کام احمدیوں کا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ احمدیوں نے اب تک اس مقام کو نہیں پایا۔ کتنے احمدی ہیں جو اس معیار پر پورے اترتے ہیں بے شک دوسروں سے زیادہ چندہ دینے والے احمدی موجود ہیں مگر چندہ سے تو دین نہیں پھیلتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ۔ دین کی ترقی تو نفس کی صفائی اور عبادت کی کثرت سے ہوتی ہے۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ ذکر الٰہی اور عبادت کی طرف بہت ہی کم توجہ ہے۔ فرض نمازیں بے شک وہ دوسروں سے زیادہ ادا کرتے ہیں مگر ذکر الٰہی کرنا۔ مساجد میں بیٹھنا۔ راتوں کو اٹھ کر تہجد ادا کرنا۔ اعتکاف کرنا۔ یہ ساری چیزیں ایسی ہیں جن کا قرآن کریم میں ذکر آتا ہے۔ اور جو نفس کی اصلاح کے ساتھ نہایت گہرا تعلق رکھتی ہیں۔ مگر ہماری جماعت کی توجہ انکی طرف بہت کم ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جو دعائیں کیں اُن میں بھی آتا ہے کہ الٰہی تیرے لئے اعتکاف کرنیوالے لوگ اور تیری عبادت میں اپنا وقت گذارنے والے لوگ میری اولاد میں ہمیشہ پیدا ہوتے رہیں۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ احمدیوں کو اس طرف بہت کم توجہ ہے حالانکہ جب تک ان باتوں کی طرف توجہ نہ ہو انسان کا نفس کبھی جلا نہیں پاتا۔ جلاءِ نفس ہمیشہ ذکر الٰہی سے ہوتا ہے۔ نمازوں کے متعلق بھی میں دیکھتا ہوں کہ اس امر کی طرف کوئی توجہ نہیں کی جاتی کہ نمازیں آہستگی سے پڑھیں۔ لوگ سنتیں جلدی جلدی ختم کر کے مسجد سے بھاگنے کی کوشش کرتے ہیں ...... امام کے ساتھ تو آہستہ

نماز پڑھنے پر لوگ مجبور ہوتے ہیں ورنہ اگر ان کا بس چلے تو امام رکوع میں ہی ہو اور وہ سلام پھیر کر چلے جائیں۔ لیکن جب فرض نماز ختم ہوتی ہے اور سنتیں پڑھنے کا وقت آتا ہے تو جھٹا پٹ ایک دوڑ شروع ہو جاتی ہے جو نہایت نامناسب اور اسلامی تعلیم کے خلاف حرکت ہے۔ ہماری جماعت کے دوستوں کا فرض ہے کہ وہ ٹھہر ٹھہر کر نمازیں پڑھا کریں اور اپنے اوقات کا ایک بڑا حصہ ذکرِ الٰہی اور دعاؤں میں صرف کیا کریں اور دوسرے مسلمانوں سے بھی انہیں یہی کہنا چاہیئے کہ وہ عبادت اور ذکرِ الٰہی پر زور دیں کیونکہ اسلام، اسلام کی اصل ترقی ذکر الٰہی اور عبادت پر زور دینے سے ہی ہو گی۔"

(تفسیر کبیر جلد ششم جز چہارم حصّہ سوم (سورۃ القریش) صـ۲۴۵-۲۴۶)

دُعائے مغفرت

خاکسار کی بڑی بچی عزیزہ تسنیم النساء بیگم اہلیہ مکرم شریف احمد صاحب امروہہ کا مورخہ ۲/۸/۸۳ کو انتقال ہو گیا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

عزیزہ نے اپنے پیچھے اپنے غمزدہ والدین اور بہن بھائی کے علاوہ ایک چار ماہ کا شیر خوار بچہ بھی اپنی یادگار چھوڑا ہے۔

اسی طرح مورخہ ۲۵/۸/۸۳ بروز جمعرات صبح ساڑھے نو بجے خاکسار کی بڑی بہو عزیزہ ساجدہ سلطانہ اہلیہ منصور احمد صاحب مقبول کا عثمانیہ ہسپتال حیدر آباد میں انتقال ہو گیا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

اس عزیزہ نے اپنے پیچھے اپنے غمزدہ والدین کے علاوہ دو بچیاں بعمر دو سال اور ایک سال اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب کرام دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان بچیوں کا حافظ و ناصر اور خود کفیل ہو۔ آمین۔

خاکسار

شیخ مسعود احمد انیس واقفِ زندگی قادیان حال حیدر آباد۔

وصایا

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپردازی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاری ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو ایک ماہ کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ کریں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۴۴۳۸: — میں روشن آرا خاتون زوجہ غلام علی صاحب قوم سردار پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت مارچ ۱۹۷۸ء ساکن برلیئہ ڈاکخانہ کلکتہ ضلع ۲۴ پرگنہ صوبہ مغربی بنگال۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۸۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

سونا سوا بری ہار اور کان کا رنگ موجودہ بازار کے حساب سے قیمت ڈیڑھ ہزار روپے اگر آئندہ کوئی آمد ہو تو اس سے دفتر کو مطلع کیا جائیگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ حق مہر خاوند سے وصول کر کے خرچہ کے بعد مذکورہ زیورات بنا لیا گیا ہے۔ جو میرے پاس موجود ہے۔ مہر ۵۰۱/- روپے تھا جس کے ساتھ خاوند سے اور روپے ملاکر مذکورہ زیورات بنے ہیں۔ میں اپنی آمد اور موجودہ رقم کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اور جب تک زندہ رہوں گی ہر قسم کی آمد کا ۱/۱۰ حصہ بطور حصہ آمد صدر انجمن احمدیہ قادیان میں ادا کرتی رہوں گی۔ میری وفات کے وقت جو کچھ موجود رہے گا اس کے ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان حقدار ہوگی اور ادائیگی کا اختیار ہوگا۔ میرے کسی ورثا کی طرف سے کوئی اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ حصہ جائیداد کی کل رقم ڈیڑھ سو روپے یکمشت یا قسطوار ادا کرونگی انشاء اللہ تعالیٰ۔ اس کے علاوہ میری کسی قسم کی منقولہ وغیر منقولہ آمد نہیں اور نہ جائیداد ہے۔

گواہ شد	الامــــة	گواہ شد
غلام علی	روشن آرا خاتون	اسحاق علی اشکر

وصیت نمبر ۱۴۵۸۳: — میں منور احمد ولد عبدالرزاق صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن سکندرآباد ڈاکخانہ سکندرآباد ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷ اپریل ۱۹۸۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت ۳۵۰/- روپے ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہوگی) ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتا رہونگا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کر دوں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری یہ وصیت ماہ مئی ۱۹۸۲ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبــــد	گواہ شد
مہر الدین	منور احمد	صالح محمد الہ دین صدر جماعت

وصیت نمبر ۱۴۵۸۵: — میں سید علیم الدین ولد مکرم سید حفیظ الدین صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۵۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن وڈمان ڈاکخانہ وڈمان ضلع محبوب نگر صوبہ آندھرا پردیش۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۸۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت مبلغ ۱۵۰/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہوگی) ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتا رہونگا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کر دوں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جسقدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری یہ وصیت ماہ مئی ۱۹۸۲ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبــــد	گواہ شد
رشید احمد قائد خدام الاحمدیہ	سید علیم الدین	نصیر احمد خادم

وصیت نمبر ۱۴۵۸۹: — میں محمد شریف الدین منظور احمد ولد مکرم محمد معین الدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن محبوب نگر ڈاکخانہ محبوب نگر ضلع محبوب نگر صوبہ آندھرا۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۵/۸۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ ۱۶۰/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد (جو بھی ہوگی) ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتا رہوں گا۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری یہ وصیت ماہ مئی ۱۹۸۲ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبــــد	گواہ شد
مظفر احمد فضل انسپکٹر بیت المال۔	محمد شریف الدین منظور احمد۔	حمید الدین شمس مبلغ سلسلہ

وصیت نمبر ۱۴۵۹۱: — میں عبدالسلام گنائی ولد عبدالقادر گنائی قوم مسلمان پیشہ زمینداری عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن رشی نگر ڈاکخانہ رام نگری ضلع پلوام صوبہ کشمیر۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۸۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری غیر منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

مکان دو عدد دوکان ایک عدد مالیتی		۴۰۰۰۰/-
زمین ۵ کنال آبی	"	۵۰۰۰/-
زمین خشک مع باغ	"	۵۰۰۰/-
مال مویشی	"	۷۰۰۰/-
خشت ہائے پختہ	"	۲۰۰۰/-
میزان		۵۹۰۰۰/-

اس کے علاوہ آبی زمین سے سالانہ ۵۰۰/- اور دوکان سے ۵۰۰/- روپے آمد حاصل ہوتی ہے میں اس جملہ جائیداد و آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام کر دیتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائیداد بھی ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی وما توفیقی الا باللہ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبــــد	گواہ شد
عبدالرشید ضیاء خادم سلسلہ مقیم رشی نگر۔	عبدالسلام گنائی	عبدالسلام لون

وصیت نمبر ۱۴۵۹۲: — میں حامد احمد خان ولد مرحوم مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی قوم پٹھان پیشہ تجارت عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن دہلی ڈاکخانہ دہلی ضلع دہلی صوبہ دہلی۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۵/۸۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد بذریعہ تجارت ہے جو اس وقت مبلغ ۵۰۰/- پانچ صد روپے ماہوار ہے میں تازیست اپنے ماہوار آمد کا (جو بھی ہوگی) ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کر دوں اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتا رہونگا۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبــــد	گواہ شد
ممتاز احمد ہاشمی سیکرٹری بہشتی مقبرہ۔	حامد احمد	محمد عمر عالم سولیجہ

بقیہ اخبار احمدیہ صا

مقدس اور قیمتی وجود کو تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

قادیان ۱۲ تبوک (ستمبر)۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب، محترم مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی، مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد جماعت احمدیہ کشمیر کی صوبائی کانفرنس اور وادی کے مختلف مقامات پر منعقد ہونے والے ذیلی تنظیموں کے اجتماعات میں شرکت کے بعد مورخہ ۱۲/۹/۸۳ کو بخیریت واپس قادیان تشریف لے آئے ہیں۔

مقامی طور پر جملہ درویشان کرام بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں۔ **الحمدللہ**

باشرح چندہ ادا نہ کرنے والوں کو پیار اور محبت سے سمجھائیں

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بر موقعہ افتتاح مسجد اسپین فرمودہ خطبہ جمعہ ۱۰ ستمبر ۱۹۸۲ء اپنے ذمہ لازمی چندہ جات باشرح اور باقاعدہ ادا نہ کرنے والے احباب جماعت کے متعلق فرمایا:۔

"ظلم ہوگا ان پہ جو محروم رہ جائیں اور قافلہ کہیں کا کہیں نکل جائے ان کو چھوڑ کر۔ اس لئے کچھ وقت ہمیں ان کو اپنے ساتھ ملانے کے لئے دینا چاہیئے ان کو سمجھانا چاہیئے پیار اور محبت سے ان کو بتانا چاہیئے کہ کونسی نیکیاں ہیں۔ کونسی سعادتیں ہیں۔ جن سے تم محروم ہوتے جا رہے ہو۔"

پس جملہ ایسے افراد جماعت جو اپنے ذمہ لازمی چندہ جات (حصہ آمد۔ چندہ عام۔ جلسہ سالانہ) اپنی صحیح آمد کے مطابق باشرح ادا کرنے میں کوتاہی کر رہے ہیں ان کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد کے مطابق باشرح چندہ ادا کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور انعامات کا وارث بننا چاہیئے اسی طرح ان کے رزق اور مال میں بھی خیر و برکت ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ حضور کی طرف سے عہدیداران مال پر خاص طور پر یہ ذمہ داری ڈالی گئی ہے۔ ایسے افراد جماعت کو پیار اور محبت کے ساتھ سمجھایا جائے اور ان کو بتایا جائے کہ معیار کے مطابق قربانی کرنا کس قدر ضروری ہے۔ اور موجب خیر و برکت بھی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو معیار کے مطابق مالی قربانی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

پروگرام دورہ مکرم سید نصیر الدین احمد صاحب انسپکٹر بیت المال آمد

برائے صوبہ جموں و کشمیر

جملہ جماعتہائے احمدیہ صوبہ جموں و کشمیر کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۶-۱۰-۸۳ سے انسپکٹر صاحب موصوف درج ذیل پروگرام کے مطابق بغرض پڑتال حسابات و وصولی چندہ جات و باشرح بجٹ ۸۴-۱۹۸۳ء کے سلسلہ میں دورہ کریں گے۔ جملہ عہدیداران جماعت و مبلغین سلسلہ سے انسپکٹر صاحب موصوف کے ساتھ کما حقہٗ تعاون کرنے کی درخواست ہے۔ متعلقہ جماعتوں کے سیکرٹریان مال کو بذریعہ خطوط اطلاع دی جا رہی ہے۔

ناظر بیت المال آمد

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	روانگی
جموں	-	-	۶ ۱۰/۸۳	بارٹی پورہ	۳ ۱۱/۸۳	۱	۴ ۱۱/۸۳
بڈھانوں	۷ ۱۰/۸۳	۱	۸	چیک امیرتھ-لونہ بھن	۵	۲	۷
تہوساں	۸	۲	۱۰	ناصر آباد	۷	۳	۱۰
چارکوٹ	۱۰	۲	۱۲	شورت	۱۰	۱	۱۱
کالابن لوہارکہ	۱۲	۲	۱۴	آسنور	۱۱	۳	۱۴
منکوٹ	۱۴	۱	۱۵	کوریل	۱۴	۱	۱۵
سولاہ گورسلق پٹھانہ تیر	۱۵	۲	۱۷	رشی نگر	۱۵	۳	۱۸
شینچرہ	۱۷	۱	۱۸	ماندوجن	۱۸	۱	۱۹
ڈوڈہ دکیٹی نوشہ بانڈ	۱۸	۲	۲۰	میٹھہ داڑ	۱۹	۱	۲۰
پونچھ	۲۰	۱	۲۱	مانلو	۲۰	۱	۲۱
جموں	۲۱	۱	۲۲	صوفن ناصن گاگرن	۲۱	۱	۲۲
بھدرواہ	۲۲	۳	۲۵	سرینگر	۲۲	۲	۲۴
سرینگر	۲۵	۳	۲۸	اونہ گام	۲۴	۱	۲۵
ہاری پاری گام	۲۸	۲	۳۰	ترک پورہ	۲۵	۲	۲۷
اسلام آباد	۳۰	۱	۳۱	ہیچہ مرگ	۲۷	۱	۲۸
اندورہ	۱ ۱۱/۸۳	۱	۲ ۱۱/۸۳	لولاب	۲۸	۱	۲۹
سندبراڑی	۲	۱	۳	سرینگر	۳۰	۲	۲ ۱۲/۸۳
				قادیان	۳ ۱۲/۸۳	-	-

سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

امسال ۱۲، ۱۳ اکتوبر ۱۹۸۳ء کی تاریخوں میں منعقد ہونا قرار پایا ہے

جملہ اراکین مجالس انصار اللہ بھارت کو اخبار بدر میں اعلانات کے ذریعہ مطلع کیا جاتا رہا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منظوری سے امسال ۱۲، ۱۳ اکتوبر ۱۹۸۳ء کی تاریخوں میں بروز بدھ و جمعرات سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان منعقد ہو رہا ہے۔

جملہ اراکین مجالس انصار اللہ بھارت و زعمائے کرام و ناظمین ضلع و ناظمین اعلیٰ سے درخواست ہے کہ ابھی سے اس روحانی و علمی اجتماع میں شرکت کے لئے تیاری شروع کر دیں تاکہ زیادہ سے زیادہ اراکین و نمائندگان و زعمائے کرام سالانہ اجتماع میں شرکت فرمائیں کم از کم دو نمائندے ہر مجلس سے سالانہ اجتماع میں شامل ہونے ضروری امر ہے۔

● ناظمین اعلیٰ۔ ناظمین ضلع۔ زعمائے کرام کی سالانہ اجتماع میں شمولیت ضروری ہے۔

● جو دوست تقریری پروگرام میں حصہ لینا چاہیں اطلاع دیں اور یہ بھی کہ کس موضوع پر تقریر کرنا چاہتے ہیں۔

● ہر مجلس کے زعیم صاحب، سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان میں شامل ہونے والوں کے ناموں سے جلد اطلاع دیں۔ تاکہ آنے والے مہمانوں کی فہرست تیار کی جائے اور قیام و طعام کا انتظام کیا جائے۔

● ابھی سے دور دراز سے تشریف لانے والے اراکین و نمائندگان اپنی ریزرویشن کروالیں تاکہ سفر میں سہولت رہے۔ اور جن احباب کی واپسی پر امرتسر سے اپنے وطن تک ریزرویشن کرانی مقصود ہو اس سے بھی اطلاع دیں۔

● چونکہ سالانہ اجتماع کے مصارف کے لئے فنڈ کی فراہمی ضروری امر ہے۔ اس لئے زعمائے کرام سالانہ اجتماع کا چندہ جلد از جلد انصار بھائیوں سے وصول کر کے دفتر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان میں ارسال فرمائیں۔ اور دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے روحانی سالانہ اجتماع کو ہر جہت سے کامیاب و بابرکت فرمائے۔ آمین

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا چھٹا اور مجلس اطفال الاحمدیہ کا پانچواں

سالانہ اجتماع

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی آگاہی کے لئے تحریر ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے چھٹے اور مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے پانچویں سالانہ اجتماع کے انعقاد کے لئے مورخہ ۱۴، ۱۵، ۱۶ اکتوبر ۱۹۸۳ء بروز جمعۃ المبارک کی تاریخیں مقرر کی گئی ہیں۔

قائدین کرام اپنے اپنے نمائندگان سالانہ اجتماع میں بھجوانے کی طرف ابھی سے خصوصی توجہ دیں۔ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ نمائندگان کو اس بابرکت روحانی اجتماع میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

گمشدہ رسید بک

مجلس خدام الاحمدیہ کی ایک رسید بک نمبر 45 گم ہے۔ لہٰذا اس رسید بک کو کالعدم قرار دیا گیا ہے۔ اگر کسی دوست کو اس نمبر کی رسید بک کی رسید ملے تو اس کی فوری اطلاع دفتر مرکزیہ کو دیں۔ صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

"اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ"

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے۔
(امام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA
PHONE - 23-9302
CARDBOARD BOX MFG - CO.
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.
3, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD
PH. 275473 }
RESI 273903 }
CALCUTTA - 700073.

"میں وہی ہوں
جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا"
(فتح اسلام صفحہ ۶ تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیش کش)

لبرٹی لون ہال
نمبر ۵۰-۲-۱۸
فلک نما
حیدر آباد - ۵۰۰۰۵۳

"چاہئے کہ تمہارے اعمال
تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں"۔
(ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

منجانب:- تپسیا ربر ورکس
۲۷ تپسیا روڈ کلکتہ ۳۹

"AUTOCENTER" تار کا پتہ:-
23-52222 }
23-1652 } ٹیلیفون نمبرز:-

آٹو ٹریڈرز
۱۶- مینگو لین کلکتہ - ۷۰۰۰۰۱

HM ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار - !! HM
برائے:- ایمبیڈر ● بیڈفورڈ ● ٹریکر
SKF بال اور رولر بیئرنگ کے ڈسٹری بیوٹر
ہر قسم کے ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں۔

AUTO TRADERS
16 - MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001.

"محبت سب کیلئے
نفرت کسی سے نہیں"
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش:- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ تپسیا روڈ کلکتہ ۷۰۰۰۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS.
2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 700039

رحیم کاٹیج انڈسٹری

RAHIM
COTTAGE INDUSTRIES,
17 - A, RASOOL BUILDING,
MOHAMEDAN CROSS LANE,
MADANPURA,
BOMBAY - 400008

رنگ برنگ، نرم چمڑے، جینس اور ڈینیٹ سے تیار کردہ
بہترین۔ معیاری اور پائیدار
سوٹ کیس۔ بریف کیس۔ سکول بیگ۔
ائیر بیگ۔ ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)
ہینڈ پرس۔ منی پرس۔ پاسپورٹ کور اور بیلٹ کے
مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز:۔

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹر کی خرید و فروخت اور تبادلہ
کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے!

آٹو ونگس

AUTOWINGS
32- SECOND MAIN ROAD
C.I.T. COLONY
MADRAS - 600004
PHONE NO. 76360.

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب: احمدیہ مسلم مشن ۲۰/۵ نیو پارک سٹریٹ کلکتہ ۷۰۰۰۱۷ ۔ فون نمبر ۲۴۳۱۷۲

ارشاد نبوی ﷺ

مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيْهِ

(متفق علیہ)

ترجمہ: آدمی کے اسلام کی خوبی اس میں ہے کہ وہ غیر مفید بات کو ترک کر دے۔

محتاج دعا: بعض اراکین جماعت احمدیہ ممبئی (مہاراشٹر)

حدیث نبوی ﷺ

"اللہ تعالیٰ بداخلاق بے ہودہ گو کو ناپسند کرتا ہے" (ترمذی)

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام

سچی اور کامل ۔۔۔ ۔۔۔

(کشتی نوح)

پیشکش:

محمد ان اختر ۔۔۔

پلازا فوٹو سٹوڈیو

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" (ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ)

احمد الیکٹرانکس

باڑی پورہ (کشمیر)

گڈ لک الیکٹرانکس

انسٹر بز روڈ ۔ اسلام آباد (کشمیر)

ڈیلرز: ریڈیو ۔ ٹی ۔ وی ۔ اوشا پنکھے اور سلائی مشین کی سیل اور سروس

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام

⊙ ۔۔ بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ ان کی تحقیر۔

⊙ ۔۔ بڑے ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل۔

⊙ ۔۔ امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے ان پر تکبر

(از کشتی نوح)

M. MOOSA RAZA SAHEB & SONS

No. 6 ALBERT VICTOR ROAD, FORT.

GRAM. MOOSA RAZA
PHONE, 605558.

BANALORE-2.

حیدر آباد میں

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش تابڑ توڑ مرمت اور معیاری سروس کا واحد مرکز!

مسعود احمد ریپیرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)

۱۲-۱-۴۸۷ سعید آباد۔ حیدر آباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۱)

فون نمبر ۴۲۹۱۸ ۔ ٹیلیگرام: سٹارپون

سٹار پون انڈسٹریل اینڈ ٹریڈنگ کمپنی

سپلائرز: کرشڈ بون ۔ بون میل ۔ بون سینیوز ۔ ہارن ہوفس وغیرہ!!

(پتہ)

نمبر ۱۳/۲/۴۳۷ عقب کاچیگوڑہ ریلوے سٹیشن حیدر آباد ۵۰۰۰۲۷ (آندھرا پردیش)

"اپنی خلوت گاہوں کو ذکر الٰہی سے معمور کرو!"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

NIR ®

CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں:

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربڑ شیٹ، ہوائی چپل نیز ربڑ، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!